بفضل منزل کلام کالمعجز القرآن



کتاب مستطاب مفید طلاب حاوی مسائل ضروریہ الموسوم بہ

# فوائد نحویہ



# تحفۂ عثمانیہ

مصنفہ سیبویہ زمان خلیل دوران مولوی سیّد نادر الدین صاحب

طبع شد در مطبع محبوب شاہی حیدرآباد دکن

# تقريظ من علا اعلى اعلى سنام اعلام علوم الادب ولسان العرب السيد علي بن الحسن الموسوي الشوشتري سلطان العلماء سناء الملك لا زال الاقلام خادمة لخواطره والاسماع ناظمة لجواهره

نحوتا اللهم نحو حمدك بنحو من الشكر به فخاتنا عن احتوائه نحوا من الزمان الفكر به بنحو من ينحو الى الملام

بانه انى لك به اوانت مستغرق فيما تحمد من النعم - ففي القدرة على الحمد نعم لا تعد في الكيف والكم

فكم من حامد بالحمد منعم - فاين الحمد على النعم للمنعم - الا العجز والفشل - والخجل عن ادائه والكسل فعلى

ما لا يدرك كله لا يترك كله - فالحمد له كما هو اهله - والصلوة والسلام على من اعرب الحق بلغة العرب

فاعرابها بركاته استتب - وعلى آله عمال مناصب الامامة - ومناصب اعمال الفخامة والكرامة

وصحبه الجازمين بصدقه من ساكني تهامة الرافعين الوية النصر لمن اظلته الغمامة -

وبعد فلما رأيت العوامل التي جمعها مفرد العلماء الفحول - ونادر الفضلاء في المعقول والمنقول

فخر الاحباب والمحبين المولى السيد نادر الدين قرأتها نادرة المصنفات في النحو مفردة

المؤلفات فيه بحيث لا يليق فيها الاثبات والمحو - ولما كانت العوامل هذه بلسان الهند

فعاد هذا التعبير يسبق تقريره كالفرند - فقلت لاشباه هذا فليحرر الكاملون - ولكتابه تلوت

فلمثل ہذا فلیعمل العاملون - ہذا و اذا ادخلوا ہذا الکتاب فی المدارس لتفہیم کل محصّل

طالبٍ ممارس - فعندی انہ نافع للطلّاب - وواقع فی اللباب - لان الکتاب

فی لسانہم بما لا مزید علیہ فی الباب - لا یُستشکل تناول ما قربہا لہم - وادناہا منہم

وسہّلہا علیہم - واتحفہا الیہم وان انتظمت العوامل بالنظم المنیع - فیعود واقع فی القلوب

لمن القی السمع - واراد الجمع -

## تقریظ لطیف و بیان شریف مفتی ریاست نظامیہ محکمہ علیہ مجلس عدالت العالیہ عالیجناب مولانا مولوی محمد لطف اللہ صاحب دامت برکاتہ و عمت فیوضاتہ

مین نے اس رسالہ کے اکثر مقامات مطالعہ کئے ہین نہایت عمدا اور بہت مفید

رسالہ ہے مصنف سلمہ اللہ تعالے نے ایسے مسائل بھی اس مین داخل فرمائے ہین جو

درحقیقت بہت ضروری ہین اور اکثر رسائل مروجہ نحویہ اون سے خالی ہین

یہہ رسالہ اس قابل ہے کہ مدارس سرکاری مین طلبہ کو پڑہایا جائے یقین ہے

طلبہ کو اس رسالہ کے پڑھنے سے علم نحو مین کمال بصیرت حاصل ہوگی ۔

## تقریظ موجز و تقریر معجز فاضل اجل عالم اکمل عالیجناب مولانا ملا عبد القیوم صاحب سابق اول تعلقدار ملک سرکار نظام ادام اللہ برکاتہ دعم فیوضاتہ

فوائد نحویہ مولانا المولوی نادر الدین صاحب بیشک مفید و ہر طالب اس سے
مستفید ہو سکتا ہے یہ تحفہ عثمانی جیسا کہ جامع ہے اگر تجویز ناظم صاحب تعلیمات
جو نقاد علوم و قدر شناس ارباب فہوم ہین داخل درس ہو تو غیر مانع بھی ہو بہر حال
یہہ نادرہ روزگار جو نتیجہ افکار نادر العلما ہے اگر منظور انظار شاہزادہ عالمیان
بھی ہوا اور مولانا کی قدر شناسی بصلہ جائزہ کافی ہو تو باعث حوصلہ
افزائی ہے خدائے تعالےٰ چونکہ کسیکے عمل و اجر کو ضائع نہین فرماتا ان اللہ
لا یضیع عمل عامل و لا یضیع اجر المحسنین ۔ مولانا کہ اس عمل صالح و اجر کو دارین مین
ضایع نفرماوے اور اسیطرح مولانا کے محسنین کے عمل و امل کے ساتھہ عمل ہو

تقریظ لطیف مستغنی از تعریف عالم عامل و فاضل کامل عالیجناب مولانا مولوی عبدالغنی صاحب صدر مدرس عربی مدرسہ سٹی ہائی اسکول تہرگٹی بلدہ حیدرآباد دام فضالہ و نوالہ

راقم ہیچمدان نے اس رسالہ کے متعدد مباحث دیکھے ہیں اور اونکو مطالعہ کیا بیشک یہ رسالہ اپنی وضع و ترتیب مین جدید و طلبہ مدارس تعلیمات کو بہت نافع و مفید ہے مصنف علام نے بعض بعض تحقیقات اس مین نہایت سہولیت و صفائی سے ایسے بیان کی ہین جو اکثر مروجہ رسائل نحو مین مرقوم نہین ہین جزاہ اللہ تعالے عنا و عن کل من لہ المام بالعربیۃ آمین برسولہ الامین ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہر طرح کی حمد و ثنا اوس رافع سما و مبنی کنندہ زمین کو سزاوار ہے
کہ جس نے خیمہ آسمان کو بے ستون نصب کیا ہے اور بناء زمین کو
ساکن اور افلاک سیارہ کو گرد مرکز متحرک اور سبع سیارہ کو بجر جوار
مجرور اور امہات کی تولید موالید کو آباء علوی کے عمل پر موقوف
اور نوع انسان کو تعلیم اسماہر ما فی الضمیر کا معرب۔ اور رودوناقنا ہی
ہوا اوس برگزیدۂ مخلوقات پر جس نے حق کو مرفوع اور باطل کو منخفض کیا
اور فعل شرک کو بلما ولم منفی۔ اور ہزار ہزار رحمت ہو کلمۂ حق کے
ادن رافعین پر جنہوں نے قلوب مومنین مین لوائے شریعت غرا کو

منصوب کیا - بعد حمد وصلوٰۃ کے کہتا ہے خادم علم سید نادر الدین
جو ایک عرصہ سے بلدۂ حیدرآباد مین بخدمت علم مصروف ہے) کہ ایک
مدت سے میرے دل مین یہ خیال تہا کہ ہرچند علم نحو مین بہت سے کتب
مدون ہین وبجلی محامد ملوک زبان محلی لیکن اردو زبان مین ایک جامع کتاب
بنام آفتاب درخشان جاہ وجلال وماہ افروزندۂ کمال حسن وحسن کمال
سکندر صولت سما مکان نواب ہمایون میر عثمان علیخان لازال ایام
دولتہ عالیتہ وقیمتہ العلم من آثار تربیتہ غالیتہ مفید عام تالیف کی جائے
کہ جس سے ہر طالب علم پورے طور پر مستفید ہوسکے - ناگاہ ملہم غیب نے
بشارت دی کہ در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست اوسوقت قلم بردا شتہ
چند اجزاء تہوڑے ہی عرصہ مین تبایید ایزد منان (باوجود کوئی کتاب
فن نہونے کے) باقبال روز افزون دارائے جہان عالم غیب

عرصۂ ظہور مین آئے جو ضروری قواعد پر مشتمل و بلحاظ عبارت غیر مخل لیکن
یہہ عروس فکر نقاب حجاب سے اوسوقت تک سر اوٹھا نہین سکتی
جب تک بالتفات جہان بان دارائے زمان اوسکا حسن دوبالا نہو
لہذا اس رسالہ کا نام **فوائد نحویہ** تحیہ عثمانیہ رکہا گیا تا کہ منظور نظر اوس
روز افزون جاہ و جلال ہو کر مرکوز خاطر ہر طالب کمال ہو خداوند جہان
بحرمت نبی و آل اوان نونہال بوستان حکومت و سلطنت سرمدی را
ابداً مامون و محفوظ داراد آمین ثم آمین ـ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# بحث عوامل

(تعریف عامل) عامل وہ لفظ یا معنیٰ ہے جسکی وجہ سے اسم یا فعل کے آخر مین کوئی جدید حالت (جیسے رفع نصب جر جزم) پیدا ہو (مثال) جاءنی زید۔ ورایت زیدا۔ مررت بزید۔ ولم یضرب۔ ولن یضرب امثلہ مذکورہ مین جاء نے اور رایت اور با اور لم اور لن عامل واقع ہوئے ہین۔

# تقسیم عامل

عامل دو قسم پر ہے۔ لفظی اور معنوی۔ عامل لفظی وہ کلمہ ہے جسکا

تلفظ ممکن ہو۔ اور معنوی وہ وصف کلمہ ہے جو تلفظ میں نہ آسکے لیکن

سمجھا جائے جیسے یضرب کی تجرید عوامل لفظی سے یضرب میں عامل ہے

## تقسیم عامل بلحاظ عمل

عامل بلحاظ عمل دو قسم پر ہے سماعی اور قیاسی۔ سماعی وہ ہے جسکا عمل

صرف سماعت پر موقوف ہو۔ اور قیاسی وہ جسکا عمل کسی قاعدہ مبنی ہو

جیسے فعل متعدی کا فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دینا دیکھو مثل ضرب زید عمراً

## بلحاظ دلالت عامل لفظی کی تقسیم

عامل لفظی تین قسم پر ہے۔ اسم و فعل و حرف۔ اسم وہ کلمہ ہے

جو بلا ملائے کسی دوسرے کلمہ کے اسطرح معنی بتلائے کہ وہ معنی

تینوں زمانوں میں سے کسی خاص زمانہ کے ساتھ تعلق نہ رکھتا ہو۔ اور

فعل وہ کلمہ ہے جو بلا ملائے دوسرے کلمہ کے اسطرح معنی بتلائے کہ

وہ تینون زمانون مین سے کسی خاص زمانہ کے ساتہہ تعلق رکہتا ہو۔ اور حرف وہ کلمہ ہے کہ جو بلا ملائے دوسرے کلمہ کے معنی نہ بتلائے۔

## علامات اسم

غالبًا علامات اسم گیارہ ہین شروع مین ١ الف لام ہو (جیسے الحمد) یا ٢ حرف جر ہو۔ (جیسے بزید) یا ٣ آخر مین تنوین ہو (جیسے زیدٌ) یا ۴ مصغر ہو (جیسے قریش) یا ۵ منسوب ہو (جیسے بغدادی یا ۶ مسند الیہ ہو (جیسے زیدٌ قائم) یا ٧ مثنی ہو (جیسے رجلان) یا ٨ جمع ہو (جیسے رجال) یا ٩ مضاف ہو جیسے غلام زید) یا ١٠ موصوف ہو (جیسے رجلٌ عالمٌ) یا ١١ آخر مین تائے متحرکہ ہو جیسے ضاربۃٌ) الغرض ان علامات سے ایک علامت بہی جس کلمہ مین موجود ہوگی وہ اسم سمجہا جائیگا۔

# علامات فعل

غالباً علامات فعل آٹھہ ہین ابتدا مین قد ہو (جیسے قد ضرب) یا سین ہو (جیسے سیضرب) یا سوف ہو (جیسے سوف یضرب) یا حروف جزم ہو (جیسے لم یضرب) یا اوسکے آخر ضمیر مرفوع متصل ہو (جیسے ضربت) یا تاء ساکن ہو (جیسے ضربت) یا صیغہ امر ہو (جیسے اضرب) یا نہی ہو (لا تضرب) الغرض ان علامات مین سے جس کلمہ مین ایک علامت بہی موجود ہو وہ فعل سمجھا جائیگا۔

## علامت حرف

جس کلمہ مین علامات فعل یا اسم سے کوئی بہی علامت نہو وہ حرف ہوگا (جیسے من والی وغیرہ)

۵

# حروف عاملہ کی بحث جنھین حروف معانی بہی کہتے ہین

حروف عاملہ عمل کے اعتبار سے دو قسم پر ہین بعض وہ ہین جنکا ایک ہی عمل ہے اور بعض وہ کہ جنکے دو عمل ہین مثلاً فعل و اسم۔ اور ان حروف عاملہ سے جنکا ایک ہی عمل ہے حروف جر ہین جنکی تعداد (۱۷) ہے

بأ - تا[۲] - کاف[۳] - لام[۴] - واو قسم[۵] - مذ[۶] - منذ[۷] - خلا[۸] - رُبّ[۹] - حاشا[۱۰] - من[۱۱] - عدا[۱۲] - فی[۱۳] - عن[۱۴] - علی[۱۵] - حتی[۱۶] - الی[۱۷] - یہہ حروف اسم پر داخل ہوکر اوس کے آخر مین حالت جری لفظاً یا تقدیراً یا محلاً پیدا کرتی ہین اور ان حروف کا عمل انکے معمول کیطرح ایک ہی ہوتا ہے لیکن ان حروف مین سے ہر ایک بہت سے معانی کے لئے آتا ہے

مثلاً با غالباً آٹھہ معنون مین مستعمل ہوتا ہے۔ استعانت[۱] - زیادہ[۲] - الصاق[۳] - ظرفیۃ[۴] - قسم[۵] - تصاحب[۶] - تقابل[۷] - تعدیہ[۸] - استعانت

(بیجیسے کتبت بالقلم) (ت) مین نے قلم کی مد د سے لکہا ہے ۔

زائد (ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ (ت) اپنی جانون کو ہلاکت مین نہ ڈالو یعنی ہلاکت مین مت پڑو اس مثال مین با زائد ہے یعنی اگر با نہ بہی ہو تو بہی آیت مذکورہ کے یہی معنی ہونگے یہان حرف باکسی جدید معنی کا مفید نہین جیسے ہل زیدٌ بقائم و زید لیس بقائم ۔

الصاق (بیجیسے مررت بزید) (ت) زید کے پاس سے میرا مرور ہوا اس مثال مین با معنی الصاق کا مفید ہے (جیسے بہ داء مین (ت) اوسے درد لاحق ہے ۔

ظرفیت (بیجیسے جلست بالمسجد و بالسوق) (ت) مین مسجد یا بازار مین بیٹہا تہا اس مثال مین با اس امر کا مفید ہے کہ مسجد یا بازار جلوس کا ظرف (جگہہ یا مقام) ہے

قسم (جیسے باللہ لافعلنّ کذ۱) (ت) خدا کی قسم ضرور یہ کام کرونگا

اس مثال مین با اسپر دلالت کرتا ہے کہ اللہ مقسم بہ ہے۔

مصاحبت یعنی وہ با جو مع کے معنی بتلائے (جیسے اشتریت الفرس

بسرجہ) (ت) مینے گھوڑا مع زین خریدا۔

مقابلہ یعنی اوسپر دلالت کرتا ہو کہ میرا مجرور کسی شئی کا عوض ہے

(جیسے اشتریت الثوب بعشرۃ دراہم) (ت) اس کپڑے کو

مین نے دس درہم کے عوض خرید ا ہے۔

تعدیہ یعنی جو فعل پہلے سے بالکل لازم ہو یا وہ فعل جو متعدی بیک مفعول

ہو یا بدو مفعول ہو تو اوسکو یہ با صرف متعدی یا متعدی بدو مفعول

یا بسہ مفعول بنا دیتا ہے (جیسے ذہبت بزید) (ت) زید کو لیگیا یہانتک

با کے ذہبت کے معنی صرف جانیکے تھے اور با سے ساتھ لیجانیکے معنی ہوگئے جو متعدی ہین

(جیسے ذہب اللہ بنورہم) (ت) اللہ انکا نور لیگیا ان معانی کے

سوا اور معانی کے لئے بہی با استعمال کیا جاتا ہے جیسے سببیت

تعدیہ۔ تجرید۔ استعطاف۔

سببیت (جیسے فکلاً اخذنا بذنبہ) (ت) ہم نے گناہوں کے سبب سے

ہر ایک کی گرفت کی۔

تعدیہ۔ (جیسے بابی انت وامی) (ت) میرے ماں باپ تجہپر فدا ہوں

تجرید۔ یعنی عن کے معنوں میں بہی با مستعمل ہوتا ہے (جیسے فاسئل

بہ خبیرا) ای عنہ (ت) کسی واقف کار سے اسکی نسبت پوچھ۔

استعطاف (جیسے ارحم بزید) (ت) زید پر نظر مہربانی کر بائے زائد کی

تفصیل یہ ہے کہ مبتدا پر بہی داخل ہوتا ہے (جیسے بحسبک درہم)

(ت) تجہے ایک درہم کافی ہے اور مفعول پر بہی جسکی مثال اوپر آچکی

اور فاعل پر (جیسے کفیٰ باللہ شہیداً) (ت) اللہ کافی شاہد ہے۔

## تا

تا قسم کے لئے خاص ہے اور لفظ اللہ پر ہی داخل ہوتا ہے اور اوسکا فعل قسم ہمیشہ محذوف رہتا ہے (جیسے تاللہ لافعلنّ کذا) (ت) خدا کی قسم ضرور یہ کام کرونگا۔ بخلاف بائے قسمیہ کے کہ اُسکا فعل قسم کبھی محذوف اور کبھی مذکور ہوتا ہے (جیسے اقسم باللہ)

## کاف

کاف سات معنوں کے لئے لایا جاتا ہے۔ تشبیہ۔ استعلا۔ قران۔ مثل۔ زائد تاکیدی و غیر تاکیدی۔ تعلیل۔

تشبیہ۔ (جیسے زید کالاسد) (ت) زید شیر کا سا ہے۔

استعلا۔ (جیسے کیف اصبحت کے جواب میں کخیر ای اصبحت علی خیر

(ت) شب بخیر گذری –

قرآن – (جیسے آتیک کما طلع الشمس) (ت) مین سورج نکلتے ہی آؤنگا یعنی طلوع آفتاب اور میرا آنا دونوں ہم مقارن ہونگے –
اس مثال مین کما کا کاف بتلاتا ہے کہ دونوں جملوں کا مضمون باہم مقارن ہے –

تعلیل – (جیسے فاذکروہ کما ہدٰکم) ای لہدایتہ ایاکم (ت) اللہ کی یاد کرو بسبب اوس ہدایت کے جو اوس نے تمہین کی ہے اس مثال مین کاف لام کیطرح معنی تعلیل کا مفید ہے اور بتلاتا ہے کہ اوسکا مابعد ماقبل کی علت ہے –

مثل – (جیسے یضحکن عن کالبرد المنہم) وہ گداختہ برف کے سے دانتوں سے ہنس رہی ہین – چونکہ یہ کاف اسم ہے اور اسکو

معنی مثل کے ہیں اس سے لئے اس پر عن داخل ہوا ہے بر وفہم داخوان سے کنایہ ہے۔

زائد دبرای تاکید) (جیسے لیس کمثلہ شئے) دست ادسکی نظیر کی بھی نظیر نہیں ہے۔

زاید دبغیر تاکید) (جیسے قالوا کذا) دست) او نہوں سنے یون کہا کیونکہ مقولہ قول صرف ذا کا مشار الیہ ہے کاف کو اوس بین کوئی دخل نہیں صرف حسن لفظ کے لئے زاید کردیا گیا ہے مبرد کے سوا اوروں کی یہ رائے ہی کہ کاف اسم ظاہر ہی داخل ہوتا ہے نہ ضمیر پر پس دکہ) اور دکہا) نہ کہا جائیگا لیکن اس پر اتفاق ہے کہ جب داِنَّ) مشدد پر کاف آئے تو کاف اور اِنَّ مشدد کے درمیان لفظ ما ضرور بالضرور داخل لایا جائیگا۔

تاکہ کانّ مشدد سے مشتبہ نہو اور نہ اسوقت کاف عامل نہ ہوگا لہذا

اس لفظ ما کو کافہ عن العمل (یعنی روکنے والا عمل سے) کہا جاتا ہے اور کمانّ

پڑھا جائیگا۔

## لام

لام کے بھی بہت سے معنی ہیں۔ استحقاق۔ ملک۔ اختصاص

تعدیہ۔ تعلیل۔ نفع۔ بمعنی الی۔ استغاثہ۔ عاقبت۔ تہدید۔

وقت۔ بمعنی عن۔ بمعنی عند۔ بمعنی بعد۔ بمعنی فی۔ بمعنی من۔ بمعنی علی۔

قسم۔ تقویۃ عمل فعل یا شبہ فعل۔ تعجب۔ زائد۔ بمعنی مع۔ تاکید۔ تملیک۔

استحقاق (جیسے الحمد للہ) (ت) حمد خدا ہی کو سزاوار ہے

ملک (جیسے لہم جنات) (ت) باغ انہیں کی ملک ہونگے۔

اختصاص (جیسے لہ ما فی السموات وما فی الارض) (ت) زمین اور

آسمان کے جملہ اشیاء خاص اوسی کے ہیں۔

تعدیہ (جیسے یغفرلکم من ذنوبکم) (ت) تمہارے گنا بخش دیگا اگر لکم کا لام نہوتا تو یغفر دکم) کی طرف متعدی نہو سکتا۔

تعلیل۔ (جیسے ضرب للتادیب) (ت) ادب سکھنے کے لئے زدوکوب کیا گیا۔

نفع۔ (جیسے لہا ماکسبت) (ت) اون کے کسب سے اونھیں کو نفع ہے۔

بمعنی الی۔ (جیسے وکل تجری لاجل مسمّی) (ت) ایک معین وقت تک ہر ایک جاری رہیگا۔

استغاثہ۔ (جیسے یا اللہ للمومنین) (ت) یا الٰہی اللہ مومنین کی فریاد رسی کر۔

۹ عاقبت - (جیسے لدو الموت و ابنوا للخراب) (ت) پیدائش کا انجام موت ہے اور تعمیر کا انجام خرابی -

۱۰ تہدید - (جیسے بالزید لاقتلنک) (ت) ای زید میں ضرور تجھے قتل کروں گا -

۱۱ بمعنی وقت - (جیسے المستحاضۃ تتوضا لکل صلوٰۃ) (ت) مستحاضہ عورت ہر نماز کے وقت وضو کرے -

۱۲ اور بعد قول کے بمعنی عن (جیسے قال الذین کفروا للذین امنوا) (ت) کہا بے ایمانوں نے مومنوں سے کہا یہاں للذین کا لام عن کے معنوں میں ہے -

۱۳ بمعنی عند - (جیسے لی کذا درہم) (ت) میرے پاس اسقدر درہم ہیں

۱۴ بمعنی بعد - (جیسے اقیمو الصلوٰۃ لدلوک الشمس) (ت) بعد غروب کے

بحالہ تحریر ہو۔

بمعنی فی۔ جیسے تضع الموازین القسط لیوم القیامۃ (ت) قیامت میں

موازنہ ہوگا۔ پس لیوم کا لام فی کے معنی میں ہے۔

بمعنی من۔ جیسے نحن لکم یوم القیامۃ افضل (ت) ہم قیامت کے

دن تم سے افضل ہونگے۔ پس لکم کا لام من کے معنی بتلاتا ہے

بمعنی علی۔ جیسے ویخرون للاذقان (ت) وہ ٹھڈی کے

بل گرینگے۔ پس للاذقان کا لام بمعنی علی ہے۔

قسم کہ جس سے تعجب ہی ظاہر ہو جیسے للہ لا یؤخر الاجل (

ت) خدا کی قسم اجل نہیں ہٹتی۔

تقویۃ عمل فعل یا شبہ فعل جیسے ان کنتم للرؤیا تعبرون (ت) اگر تم

خوابوں کی تعبیر دوگے۔ رؤیا کی طرف تعبرون بنفسہ متعدی ہو

للرؤیا کا لام صرف عمل تعبیروں کی تقویت کا مفید ہے۔ اور جیسے

ان ربک فعالٌ لما یرید (ت) تیرا رب جو چاہے کر سکتا ہے

اس مثال میں ما یرید کیطرف فعال بنفسہ متعدی ہے لما یرید کا لام

صرف عمل فعال کی تقویت کا فائدہ دیتا ہے۔

تعجب (خواہ منادی پر داخل ہو یا غیر منادی پر) جیسے یا للماءت (

کیا عجیب پانی ہے اور جیسے للّٰہ درہ شاعراً) (ت) الٰہی کیا ہی

شاعر ہے۔

زائدہ جیسے اجار لمسلم (ت) اس نے مسلمان کو پناہ دی

اس مثال میں مسلم کیطرف اجار بنفسہ متعدی ہے اور لام زائد۔

بمعنی مع جیسے فلما تفرقنا کانی و مالکا لطول اجتماع لم نبت لیلۃ معاً (ت)

جب ہم ایک دوسرے سے علیحدہ ہوئے تو باوجود مدت دراز تک

سے شمار رہنے کے معلوم ہوا کہ گویا میں اور مالک ایک رات ہی ساتھ میں

رہے تھے۔ لطول اجتماع کا لام مع کے معنی میں ہے۔

مفید تاکید۔ جیسے ما کان اللہ لیطلعکم (ت) اللہ تمہیں ہرگز

مطلع نہیں کریگا۔ اس مثال میں لیطلع کا لام تاکید نفی کا مفید ہے

بمعنی تملیک۔ جیسے وہبت لزید دینارا (ت) میں نے زید کو ایک

دینار بخش دیا۔ یہ لام جب اسم مظہر پر سوا استغاث کے داخل ہوتا ہے

تو مکسور ہی ہوتا ہے اور سوائی یا متکلم کے جب ضمیر پر آتا ہے تو

مفتوح ہی ہوتا ہے۔

## واو قسم

واو قسم اسم ظاہر ہی کے ساتھ خاص ہے جیسے والسماء والزیتون

(ت) آسمان اور زیتون کی قسم اور واو کا جواب قسم کا ہے سوال ہی

ہوتا ہے جیسے واللہ اخبرنی (ت) خدا کی قسم مجھے خبر دے گا اور کبھی فعل

قسم کا بھی جملہ کیطرح ہمیشہ محذوف ہی رہتا ہے لہذا اقسم و احلف نہیں

کہا جاتا ہے۔

## مذ و منذ

انکا مجرور اگر زمانہ حاضر ہو تو معنی ظرفیت کے مفید ہوتے ہیں جیسے

ما رایتہ مذ و منذ یومنا یا مذ و منذ یومک (ت) نہ دیکھا میں نے اسکو آج کے دن

نہیں دیکھا اگر زمانہ ماضی ہو تو ابتدا کے معنی ہوتے ہیں جیسے ما رایتہ

مذ و منذ یوم العید او یوم الجمعۃ (ت) نہ دیکھا میں نے اسکو عید کے یا جمعہ کے

دن سے نہیں دیکھا اگر انکا مجرور متعدد اشیا ہوں تو مجموعہ مدت کے

معنی ان سے مستفاد ہونگے جیسے ما رایتہ مذ و منذ خمسۃ ایام او خمس

لیال (ت) نہ دیکھا میں نے اسکو پانچ دن یا پانچ رات نہیں دیکھا یعنی پانچ دن

یا پانچ رات سے کہ ابتداء سے لیکر انتہا تک یعنی پہلے اور سکو پورے پورے

پانچ دن یا پانچ رات تک نہیں دیکھا۔ سوا اسکے مرو کے سبب کا اتفاق ہے

کہ انکا مجرور اسم ظاہر ہی ہوتا ہے نہ ضمیر۔ اور نیز یہ دونوں اگر ماضی کا ظرف

زمان ہوں تو انسے اول مدت کے معنی مراد ہوتے ہیں جیسے ما رأیتہ

مذ یوم الجمعۃ (ت) میرے عدم رویت کا ابتدائی زمانہ روز جمعہ ہے

اور اگر اسم ظرف زمانہ حاضر کے یا متعدد زمانوں کے معنی میں ہوں تو انسے

مطلق مدت کے معنی لئے جاتے ہیں اسکی مثال بھی ہو چکی اوپر آچکی ہے ان

دونوں کا بکسر میم بھی پڑھنا جائز کہا گیا ہے۔

## رُبّ

رُبّ زیادہ تر معنی تکثیر کا مفید ہوتا ہے اور تقلیل کا کم۔ غالباً مجرور رُبّ

اسم نکرہ موصوفہ ہوتا ہے جیسے رُبّ رجل کریم لقیتہ (ت) میری ملاقات

کریم شخصوں کے ساتھ بہت یا کم ہوئی ہے - یا ضمیر مبہم مفرد مذکر جسکی تمیز نکرہ

منصوب ہو اور بصریین کے نزدیک وہ تمیز نکرہ عام ہے خواہ وہ نکرہ مفرد مذکر

ہو یا مونث یا تثنیہ ہو یا جمع (جیسے ربہ رجلا و ربہ رجلین و ربہ رجالاً و ربہ امراۃ

و ربہ امرأتین و ربہ نساءً) کوفیین کے نزدیک ضمیر اور تمیز ضمیر کا باہم توافق شرط ہے

(ربہ رجلا و ربہما رجلین و ربہم رجالاً و ربہا امرءۃ و ربہما امرأتین و ربہن نساءً)

ضمیر مبہم وہ ضمیر ہو کہ جسکا مرجع تمیز ہی سے ظاہر ہو -

نکرہ - وہ اسم ہے جو غیر معین پر دلالت کرے (جیسے رجل و امراۃ

(ت) کوئی ایک مرد - کوئی ایک عورت - بعد واو کے رُبَّ کا اکثر اضمار

کیا جاتا ہے خواہ مجرور اوسکا ضمیر ہو یا اسم ظاہر (جیسے و بلدۃ لیس بہا انیس

الا الیعافیر والا العیس) (ت) بہت بلد وہین کہ ادنمین سوا گوسالہ اور

سفید اونٹوں کے کوئی انیس نہین - جب مجرور اوسکا ضمیر ہو تو بعد فا کی

رُبَّ کا اضمار کم ہوتا ہے لیکن اسم ظاہر ہو تو اوس وقت مضمر کیا جاتا ہے (جیسے
فَمِثْلِکِ حُبْلیٰ قَدْ طَرَقْتُ) (ت) یعنے تجھ جیسے بہتوں کو مارا ہے ۔ پس فمثلک
میں فا کے بعد رب مضمر ہے جس سے کثرت کے معنی سمجھے جاتے ہیں اور کبھی بل
کے بعد بھی رب مضمر کیا جاتا ہے (جیسے بَلْ بَلْدَةٍ ذِیْ صُعُدٍ وَاَصْبَابٍ) (رب) کثرت
ہیں ایسے بلدہ کہ جن میں نشیب و فراز ہے ۔ رب تنکیر اور اعرابی امور میں
زاید ہوتا ہے گو معنی کے لحاظ سے زاید نہیں ہوتا لہذا اسکا مجرور فعل کے بعد
گاہے مفعول محلاً منصوب ہوتا ہے اور گاہے مرفوع محلاً مبتدا ۔
نیز رُبَّ کے بعد لفظاً یا معنیً فعل ماضی کا ہونا بھی لازم ہے اور اُسکا مجرور گاہے مفعول محلاً منصوب
یا مبتدا محلاً مرفوع ہوتا ہے اسکی مثال یہ ہے جیسے رُبَّ رَجُلٍ کَرِیْمٍ لَقِیْتُہٗ رُبَّ رَجُلٍ کَرِیْمٍ اَلْقَاہُ
مثال اول میں فعل ماضی لفظاً ہے اور مثال ثانی میں معناً ۔ رُبَّ کے
کبھی لفظ ما بھی ملحق کیا جاتا ہے جس سے وہ اپنے عمل سے باز رہتا ہے

(جیسے رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِینَ کَفَرُوا)

## رُبَّ کی لغوی تحقیق

اخفش اور کسائی کا قول ہے کہ رُبَّ اسم ہے - لیکن اوروں کا بیان ہے کہ وہ حرف جر ہے۔ رُبَّ حرف ہو یا اسم اس میں سولہ لغت ہیں -

(اول) راے مضمومہ باے مفتوحہ مشددہ و تاے متحرکہ (جیسے رُبَّتَ)

(دوم) راے مضمومہ باے مفتوحہ مخففہ و تاے متحرکہ (جیسے رُبَتَ) -

(سوم) راے مضمومہ باے مفتوحہ مشددہ و تاے ساکنہ (جیسے رُبَّتْ)

(چہارم) راے مضمومہ باے مفتوحہ مخففہ و تاے ساکنہ (جیسے رُبَتْ) -

(پنجم) راے مفتوحہ باے مفتوحہ مشددہ و تاے متحرکہ (جیسے رَبَّتَ)

(ششم) راے مفتوحہ باے مفتوحہ مخففہ و تاے متحرکہ (جیسے رَبَتَ)

(ہفتم) راے مفتوحہ باے مفتوحہ مشددہ و تاے ساکنہ (جیسے رَبَّتْ)

(ہشتم) رائے مفتوحہ بائے مفتوحہ مخففہ و تاے ساکنہ (جیسے رَبَتْ)

(نہم) رائے مضمومہ و بائے مفتوحہ مشددہ بدون تا (جیسے رُبَّ)

(دہم) رائے مضمومہ و بائے مفتوحہ مخففہ بدون تا (جیسے رُبَ)

(یازدہم) رائے مفتوحہ و بائے مفتوحہ مشددہ بدون تا (جیسے رَبَّ)

(دوازدہم) رائے مفتوحہ و بائے مفتوحہ مخففہ بدون تا (جیسے رَبَ)

(سیزدہم) رائے مضمومہ و بائے مضمومہ مشددہ بدون تا (جیسے رُبُّ)

(چہاردہم) رائے مضمومہ و بائے مضمومہ مخففہ بدون تا (جیسے رُبُ)

(پانزدہم) رائے مضمومہ و بائے ساکنہ (جیسے رُبْ)

(شانزدہم) رائے مفتوحہ و بائے ساکنہ (جیسے رَبْ)

## خلا - حاشا - عدا

یہہ تینون استثنا کے لئے بولے جاتے ہین (جیسے جاء القوم خلا زید

وحاشا زیدٍ و عدا زیدٍ) (ت) میرے پاس سوا زید کے سب قوم آئی

حاشا ۔ گاہ تنزیہ کے معنون مین آتا ہے لیکن ہمیشہ اسم ہی ہوتا ہے

جیسے حاشا اللہ اور حاشا للہ (ت) اللہ پاک ہے اور وہی پاک ہے

خلا و عدا ۔ اکثر فعل ماضی کے معنون مین مستعمل ہوتے ہین اس صورت مین

انکا مابعد بنا بر مفعولیت منصوب ہوتا ہے جیسے جاء نی القوم خلا زیداً

و عدا زیداً اور یہ دونون حال ہونے کی وجہ سے محل نصب مین ہونگے

جسکے معنی یہ ہوتے ہین کہ قوم میرے پاس اوس حالت مین آئی کہ زید سے

خالی تھی یا زید سے متجاوز ۔

## من

من کے معنون مین مستعمل ہوتا ہے اکثر کسی شئے (جیسے سیر وغیرہ) کی

ابتداء مکانی تبلاتا ہے جیسے سرت من البصرۃ الی الکوفۃ (ت)

(ت) بصرہ سے کوفہ تک کی میں نے سیر کی - اور گاہے ابتداء زمانی کے لیے
سرت من المساء الی الصباح ) (ت) شام سے صبح تک میں نے سیر کی
اور گاہے بتلاتا ہے کہ میرا مجرور کسی دوسری شئی کا بیان ہے لیکن بلحاظ
اعراب کے مجرور کے ساتھ حال ہو کر محلاً منصوب ہوگا جسکی یہ علامت ہے
کہ جار مجرور کے مقام پر اگر اسم موصول لایا جاوے تو معنی صحیح رہیں (جیسے)
فاجتنبوا الرجس من الاوثان ) (ت) رجس یعنی اوثان سے بچو - اوثان
جو مجرور من سے ہے رجس کا بیان ہے اور من الاوثان کے مقام پر اگر
الذی ھو الاوثان کہا جائے تو وہی معنی ہونگے جو من الاوثان سے مفہوم
ہوتے ہیں -

اور من کے مقابل اگر الی بولا جائے جیسے مثال مذکورہ بالا میں تو تمام
معنی ابتداہی کے بتلائیگا -

اور کبھی یہ بھی بتلاتا ہے کہ میرے مجرور سے بعض مراد ہے جسکی یہ علامت ہے
کہ اگر کلمہ بعض اس کے مقام پر بولا جائے تو یہ بھی وہی معنی دیگا۔ (جیسے

اخذت من الجواہر (ب) مین نے بعض جواہر لئے۔

اور یہ بھی بتلاتا ہے کہ مجرور میرا فعل قسم کا مقسم بہ ہے۔ (جیسے النار فی الشتاء

خیر من اللہ ورسولہ) (ت) خدا اور رسول کی قسم جاڑون مین آگ بھلی

معلوم ہوتی ہے۔

یہ بھی بتلاتا ہے کہ میرا مجرور کسی فعل کا سبب ہے (جیسے مما خطیاتہم اغرقوا)

(ت) بہ سبب اپنے گناہون کے غرق کئے گئے ہین اس مثال مین خطیات

جو مجرور من ہے غرق کا سبب ہے۔

یہ بھی بتلاتا ہے کہ میرے مجرور سے کسی دوسرے کو نسبت دیگئی ہے

(جیسے یا علی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ (ت) اے علی! مجھہ سے

تجھے وہ نسبت ہے کہ جو ہارون کو موسی سے تھی اس مثال مین

موسی کا من بتلاتا ہے کہ میری مجرور سے کسی دوسرے کو نسبت دیگئی ہے

یہ بھی بتلاتا ہے کہ میرا مجرور کسی کا بدل ہے (جیسے ارضیتم بالحیوۃ الدنیا

من الاخرۃ) (ت) کیا تم حیات دنیا پر راضی ہو بعوض حیات آخرت کے

اور یہ بھی بتلاتا ہے کہ میرے مجرور سے ایک دوسری شئی منتزع ہوتی ہے

(جیسے لقیت من زید اسدا (ت) مین ملا ہون شیر جیسے زید سے یعنی

جس سے شیر منتزع ہوتا ہے - اور من زاید بھی ہوتا ہے جیسے ماجاءنی

من رجل (من احد) اور جیسے لقد جاءک من نبأ المرسلین (ت) بیشک پہنچی ہے

تیرے پاس رسولون کی خبر - ان تینون مثالون مین من زاید ہے کیونکہ

بغیر من کے بھی وہی معنی مفہوم ہوتے ہین جو من کے ساتھ مفہوم ہوتے ہین

# فی

بتلاتا ہے کہ مجرور کسی فعل وغیرہ کا ظرف زمان یا مکان ہے (جیسے جلست

فی المسجد و سرت فی اللیل) اور کبھی مجازی ظرفیت بھی بتلاتا ہے (جیسے لکم

فی القصاص حیوۃ) (ت) قصاص مین تمہاری حیوۃ ہے قصاص کا ظرف حیوۃ

ہونا مجاز ہے کیونکہ قصاص درحقیقت نہ اوسکا ظرف مکان ہے نہ ظرف زمان

علی کے معنی کا بھی مفید ہوتا ہے (جیسے لاصلبنکم فی جذوع النخل) (ت)

ضرور تمہین نخل کی شاخون پر سولی دونگا۔

اور بتلاتا ہے کہ مجرور میر اکسی کی علت ہے (جیسے المرءۃ اخلت النار

فی ہرۃ) (ت) عورتین بلی کی وجہ سے آگ مین ڈالی جاتی ہین۔

اور مع کے معنی مین بھی آتا ہے (جیسے فخرج علی قومہ فی زینتہ) (ت)

مع آرایش کے قوم پر نکل آیا یہ فی مع کے معنون کا مفید ہے۔

اور نیز فاضل اور مفضول کے درمیان جب آئے تو بتلاتا ہے کہ مجرور پچھلے دوسری شئی کا قیاس کیا گیا ہے (جیسے فما متاع الحیوۃ الدنیا فی الآخرۃ الا قلیل (ت) متاع آخرت کی نظر کرتے متاع دنیا کی بہت کم ہے - پس حیات آخرت فاضل ہے اور حیات دنیا مفضول -

اور اسلئے کے معنی بھی بتلاتا ہے (جیسے ردوا ایدیہم فی افواہہم ای الی افواہہم (ت) اونکے ہاتوں کو اونکے موںہہ کی طرف الٹ دو -

اور عوض دوسرے فی کے بھی آتا ہے (جیسے ضربت فی من رغبت (ای من رغبت فیہ -

## عن

بتلاتا ہے کہ مجرور سے کوئی شئی متجاوز ہے خواہ اس سے جدا ہو یا ہو (جیسے رمیت السہم عن القوس اخذت عنہ العلم) (ت) پھینکا میں نے تیر کمان سے

اور لیا میں سے اور س سے علم کو۔ یہ عن بتلاتا ہے کہ قوس سے تیر جدا ہوا ہے

اور اُس سے علم متجاوز لیکن تیر کی طرح جدا نہیں ہوا۔

اور یہ بھی بتلاتا ہے کہ مجرور کسی کی علت سے ہے (وما نحن بتارکی الہتنا عن

قولک) (ت) ہم تیرے کہنے کی وجہ سے اپنے خداؤں کو چھوڑنے

والے نہیں ہیں یہ عن بتلاتا ہے کہ (قولک) عدم ترک کی علت ہے۔

یہ بھی بتلاتا ہے کہ مجرور بدل ہے کسی شئے کا (جیسے یوما لاتجزی نفس عن نفس

شیئا) (ت) اور س ن سے بچو جس میں کوئی کسی کی طرف سے کچھ

بھی عوض و بدل نہ ہوگا۔ (عن نفس) کا عن عوض و بدل کے معنی بتلاتا ہے

من کے معنوں میں بھی آتا ہے (جیسے ہو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ)

(ت) وہ وہ ہے جو بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے (عن عبادہ) کا عن

من کے معنی بتلاتا ہے۔

عن اسم بھی ہوتا ہے جو بعد یا جانب کے معنی بتلاتا ہے جسکی یہ علامت ہے

کہ اوسپر من یا علے داخل ہو (جیسے لترکبن طبقاً عن طبق) (ت) البتہ سوار

ہوگے تم بروز قیامت ایک حالت پر دوسری حالت کے بعد اور جیسے

من عن یمینی تارۃ وامامی) (ت) دہنے جانب سے کبھی اور سامنے سے

کبھی اور (جیسے مررت علے عن یمین) (ت) گذرا مین دہنی جانب پر ان

دونون مثالون مین عن جانب کے معنی بتلاتا ہے اول پر من داخل ہے

اور ثانی پر علے۔

## علی

فوقیت کے معنی بتلاتا ہے (جیسے زید علی السطح) (ت) زید سطح پر ہے

اور (جیسے علیہا وعلی الفلک تحملون) (واجد علی النار ہدی) (ت)

اون پر اور کشتیون پر تم سوار کئے جاتے ہو۔ مین آگ پر ہدایت پاونگا۔

ضرر کے معنی بھی بتلاتا ہے (جیسے علیہا ما اکتسبت) (ت) اون کو کسب کا

وبال او نہین پر ہے۔

اور بتلاتا ہے کہ مجرور مابعد کسی شئی کی علت ہے (جیسے ولتکبروا اللہ علی ما

ہدیکم) (ت) اللہ کو بڑا جانو اوس ہدایت کی وجہ سے جو اوس نے تمہین

کی ہے۔

عن کے معنی بھی بتلاتا ہے (جیسے رضیت علی العلم ای عن العلم)

(ت) علم سے خوش ہون مین۔

ظرفیت کے معنی بھی بتلاتا ہے (جیسے دخل المدینۃ علی حین غفلۃ) ای

فی حین غفلۃ) (ت) غفلت کی حالت مین شہر مین داخل ہوا۔

اور علے محذوف کی عوض علے زائد بھی آتا ہے (جیسے لن تجد یوم القیامۃ

علی ما تتکل الا حب اہل البیت) ای ما تتکل علیہ (ت) قیامت کے دن

بجز حب اہل بیت کے کوئی اعتماد کی شئی تو نہین پائیگا اس مثال مین دعلی ا) کے

علی علیہ محذوف کے علی کا عوض ہے۔

مع کے معنی کا بہی مفید ہوتا ہے (جیسے ویطعمون الطعام علے حبہ) اسی

حبہ (ت) اوسکی محبت کے ساتہہ کہانے کہلاتے ہین۔

لکن کے معنی ہی تبلاتا ہے (جیسے جاء زید علے ان اباہ میت) زید آیا

لیکن اوس کا باپ مرا ہے۔

با کے معنی کا مفید ہوتا ہے (جیسے حقیق علی ان لا اقول علے اللہ الا الحق)

(ت) حق یہی ہے کہ خدا کے روبرو بجز حق کے اور کچہہ نہ کہون اس

مثال مین (علے ان لا اقول) کا علی با ان لا کے معنون مین ہے یعنی

حقیق بان لا اقول

علی پہ من داخل ہو تو فوق کے معنی دیتا ہے (جیسے سقط زید من علے الجدار)

(ت) زید دیوار پر سے گرا۔

# حتّیٰ

انتہا کے معنی بتلاتا ہے (جیسے نمتُ البارحۃ حتی الصباح) (ت) رات کو صبح تک میں سویا۔

اور اکثر مع کے معنی ہی بتلاتا ہے جیسے قرأت وردی حتی الدعاء (میں نے اپنا وظیفہ مع دعا کے پڑھا۔

اور کبھی یہ بھی بتلاتا ہے کہ مجرور میر اکسی کی علت ہے جیسے اسلمت حتی ادخل الجنۃ) (ت) دخول جنت کے لئے مسلمان ہوا ہون۔

اور گاہی استثنا کے لئے بھی آتا ہے جیسے جاء نی القوم حتی زید (ت) میرے پاس سوا زید کے قوم آئی۔

# الیٰ

اکثر کسی شئی کی انتہا بتلاتا ہے (جیسے سرت من البصرۃ الی الکوفۃ) (ت) بصرہ سے کوفہ تک کی مین نے سیر کی۔

اور کبھی مع کے معنی بھی بتلاتا ہے (جیسے لا تاکلوا اموالہم الی اموالکم) (ت) مت کہا اونکے مال کو اپنے مال کے ساتھ۔ یعنی اون کے مال کو اپنے مال کا سا مت سمجھو۔

اور نیز لام کے معنی بتلاتا ہے (جیسے الیک الامر) ای لک الامر (ت) تجھے اختیار ہے۔

اور عند کے معنی کا بھی مفید ہوتا ہے (جیسے رب السجن احب الی) ای عندی (ت) ای رب میرے قیدخانہ مجھے پسند ہے اور (جیسے رب الصوم احب الی) (ت) ای رب میرے روزہ مجھی پسند ہے۔

اور فی کے معنی بتلاتا ہے (جیسے لیجمعنکم الی یوم القیامۃ) ای فی یوم القیامۃ (ت) قیامت مین تمہین ضرور ہی جمع کریگا۔

## غیر مشہور حروف جارہ کا بیان

نحویون نے چار حروف جارہ اور بہی بتلائے ہین جو عام بول چال مین نہین آتے۔

منجملہ اون کے ایک کی ہے جسکا مجرور ما ہے جو ای کے معنی دیتا ہے اور غرض اور غایت پوچھنے کے لئے کما بالالف اور کبہی کیمہ بہائے ہوز بولا جاتا ہے جیسے کیمہ قلت ای لای قلت (ت) کس غرض کے لئے تونے کہا۔

اور دوسرا اخفش نحوی کے پاس کلمہ (لات) جسکا مجرور زمان ہوتا ہے اور مثل لائے نفی کے اپنے مابعد کی نفی کرتا ہے (جیسے لات حین کذا) (ت) نہین وقت ایسا یعنی ایسا وقت نہین ہے۔

تیسرا سیبویہ کے نزدیک لولا ہے جب اوس کے ساتھ ضمیر مجرور متصل ہو جسکے معنی بوجود غیر امتناع شئی کے ہوتے ہیں (جیسے لولاک لما خلقت الافلاک) (ت) اگر تیری ایجاد مقصود نہوتی تو ہرگز نہ پیدا کرتے ہم آسمانوں کو (ولولا انتم لکنا مؤمنین) (ت) اگر تم نہوتے تو ہم مؤمن ہوتے یعنی تمہارا وجود ہمارے مومن نہونے کا سبب ہے۔

چوتھا بنی عقیل کے لغت میں لعل ہے (جیسے لعل ابی المغوار منک قریب) (ت) شاید ابی المغوار تجھ سے قریب ہو ۔

## جار و مجرور کا حکم

ہر جار کے لئے ضرور ہے کہ اوسکا کوئی متعلق ہو مثل فعل یا شبہ فعل یا مأول بشبہ فعل یا معنی فعل کی طرف مشیر ہو (جیسے انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم) پہلا جار انعمت سے متعلق ہے اور دوسرا غیر المغضوب سے جو

شبہ فعل ہے۔

اسم فاعل۔ اسم مفعول۔ صفت مشبہ۔ اسم تفضیل شبہ فعل کہلاتے ہیں۔

ماؤل بہ شبہ فعل کی مثال (ہو الذی فی السماء الٰہ) (ست) وہ وہ ذات ہے

جو آسمانون مین الہ ہے فی السماء (الٰہ) سے متعلق ہے جو معبود کے معنون مین ہے

یعنی ماول بشبہ فعل قول شاعر (اسد علیّ وفی الحرب نعامۃٌ) (دت) شیر ہے

مجھہ پر اور جنگ مین نعامہ (شتر مرغ) ہے (علی) اسد سے متعلق ہے

جو (جریٔ) کے معنی مین ہے اور فی (نعامہ) سے جو جبان (نامرد) کے

معنی مین ہے۔

معنی فعل کی طرف مشیر کی مثال (جیسے مالزید فی الدار) ای یصنع زید

فی الدار لزید کا لام اور فی الدار کا فی (یصنع) سے متعلق ہے جس کی

طرف لفظ (ما) مشیر ہے۔

اگر ان مذکورہ امور سے کلام مین کوئی بہی موجود ہو تو جار کا اوس سے

ربط ضرور دیا جائیگا ورنہ کلام مین کوئی نہ کوئی اون سے مقدر مانا جائیگا۔

(جیسے زید فی الدار) ای ثبت او ثابت فی الدار لیکن چند حروف جارہ

ایسی بھی ہین کہ جنکو متعلق کی ضرورت نہین ہے جیسے رُبَّ لولا۔ حاشا۔

لات۔ عدا۔ لعل۔

حروف جر کو بعض مواضع مین محذوف کرکے اوس کے مجرور کو منصوب

کر دیا جاتا ہے (جیسے واختار موسیٰ قومہ) ای من قومہ (ت) بعض کو

اپنی قوم سے موسیٰ نے چن لیا۔

اور اَنَّ مشدد اور مخفف سے حذف جار قیاساً جائز ہے (جیسے لاریب

ان القیامۃ حقٌّ) ای فی انّ القیامۃ حقٌّ (ت) بیشک قیامت کے ہونے

مین کوئی شک نہین اور (جیسے ایاک ان تحذف) ای بعّد نفسک من

ان تحذف (ت) خرگوش کے مارا گرانے سے اپنے نفس کو بچا۔ گا اہے

حذف حرف جر کے بعد مجرور کو بحالت جری باقی رکھتے ہین جیسے بعد

واؤ و بل اور فا کی اضمار رُبّ جسکا بیان پہلے آچکا ہے اور کبھی دوسرے اسم کے ہمسائگی کی وجہ سے

بھی اسم مجرور ہوا کرتا ہے جیسے مجرور بجر جوار رکھتے ہین (وامسحوا برؤسکم و

ارجلکم) ارجل کا جر محض رؤس کی مجاورت سے پڑہا گیا ہے ورنہ اسکا عطف

ایدیکم پر ہے جس سے ارجل کا منصوب پڑہنا لازم ہے جیسے مفسرین نے لکھا ہے۔

جر جوار دو مقام پر نادر و قلیل طور پر پڑہا گیا ہے صفت کے مقام پر یا تاکید کے

مقام پر مثال اول (جیسے عذاب یوم محیط و حور عین) مثال ثانی (جیسے غلام

زید نفسہ) حور عین کا جر جو عذاب پر معطوف ہے جوار محیط کی وجہ سے ہی ایک

قرأت مین پڑہا گیا ہے اور نفسہ کا جر جو غلام کی تاکید ہے جوار زید کی

وجہ سے پڑہا گیا ہے۔ **تمت بحث حروف الجارۃ**

(۲) ان عوامل کی بحث جنکی دو مختلف عمل ہین منجملہ اونکی وہ حروف عاملہ ہین جنہین حروف مشبہ بالفعل کہا جاتا ہے اس خیال سے کہ عمل و معنی مین فعل سے مشابہت رکھتے ہین مثل۔ اِنَّ۔ اَنَّ۔ لَیتَ۔ لَعَلَّ۔ لٰکِنَّ۔ کَاَنَّ۔ مَا۔ لَا۔ کیونکہ عمل انکا مثل فعل رفع و نصب ہے اور معنی تحقیق و ترجی و تمنیت و لیس کے بتلاتے ہین لکن اَنَّ مشددہ مفتوحہ و مکسورہ مین اتنا فرق ہے مفتوحہ جملہ کو مفرد کی معنی مین کردیتا ہے بخلاف مکسورہ کے۔ گو تحقیق کے معنی مین دونون مساوی ہین (جیسے بلغنی اَنَّ زیداً قائمٌ) (ت) مجھے قیام زید کی خبر پہونچی۔ یہہ اَنَّ مفتوحہ تبلاتا ہے کہ جملہ (زیدٌ قائمٌ) قیام زید کے معنون مین ہے (جو مفرد ہے) یہان پر مقابل جملہ ہے۔

اِنَّ مشددہ دس مقام پر مکسورہ ہوا کرتا ہے۔

صلۂ موصول مین (جیسے جاء الذی اِنَّ اباہ قائمٌ) (ت) میرے پاس وہ آیا

جسکا باپ قائم ہے۔

واؤ حالیہ کے بعد جیسے جاء وانّ امرأۃً قائمۃٌ (ت) اوس حال میں وہ آیا

کہ ایک عورت کھڑی تھی۔

ندا کے بعد جیسے یا بُنیَّ انّ اللہ اصطفیٰ لکم الدین (ت) ای میرے پیارے

لڑکو! اللہ نے تمہارا دین برگزیدہ کیا ہے۔

حرف افتتاح کے بعد جیسے الا انّ اولیاء اللہ لاخوفٌ علیھم (ت)

جان لینا چاہئے کہ بیشک اولیا اللہ کو کوئی خوف نہیں ہے۔

سوال کی تصدیق میں جیسے تجھ سے کوئی کہے (اَ زیدٌ قائمٌ) تو تُو یوں کہہ

(انّ زیداً قائمٌ) (ت) بیشک زید قائم ہے۔

جواب قسم میں جیسے واللہ انّ زیداً عالمٌ (ت) خدا کی قسم زید ضرور عالم ہے

حتّی کے بعد جو حتی عاطفہ و جارہ کے سوا ہے جسے حتی ابتدائیہ کہتے ہیں

(جیسے مرض فلان حتی انہم لا یرجونہٗ) (ت) وہ شخص مریض ہے یہان تک

کہ وہ اس کے جینے کی امید نہین رکہتے -

ابتداء کلام مین (جیسے اِنَّ اللہ غفور رحیم) (ت) بیشک اللہ مغفرت اور

رحم کرنیوالا ہے -

قول کے بعد جو ظن و تکلم کے معنون مین نہو یعنی حکایت کے معنی تبلاتے

(جیسے قال زید اِنَّ عمراً قائم) (ت) زید نے بیان کیا کہ عمرو قائم ہے

جہان پر اِنَّ مع اپنے مابعد کے خبر مبتدا ہو (جیسے زید اِنَّ اباہ قائم)

(ت) زید بیشک اوسکا باپ قائم ہے -

ان ذیل مقام کے سوا اِنَّ مشدد مفتوح پڑہا جاتا ہے -

# اِنَّ مشددہ کے عمل کا بیان

اِنَّ مشددہ جملہ پر داخل ہوتا ہے کہ جسکا ایک جزو اِنَّ مشدد کی وجہ سے

منصوب اور دوسرا جز و مرفوع ہوتا ہے جیسے اِنَّ زیداً قائم) زید منصوب ہے اور قائم مرفوع۔ منصوب کو اسم اِنَّ اور مرفوع کو خبر اِنَّ کہینگے۔

اِنَّ مکسورہ کے دونون اسم و خبر منصوب اور گاہے دونون مرفوع بھی ہوتے ہین جیسے اِنَّ ہٰذانِ لساحران) اس صورت مین اِن مخفف ہوتا ہے۔ مثل جیسے اِنْ زید لمنطلق) (ت) تحقیق کہ زید چلنے والا ہے۔

چند مقام پر اِنَّ مشددہ کے الف کا فتح ضروری سمجھا گیا ہے ایک بعد مضاف کے جیسے اعجبنی اشتہادُ انَّکَ قائم) (ت) تعجب مین ڈالتی ہے مجھے تیرے قیام کی گواہی۔

دوسرا جہان پر اَنَّ کا مابعد فاعل ہو جیسے بلغنی انَّکَ نائم) (ت) مجھے تیرے سونے کی خبر پہونچی۔

تیسرا جہان پر اَنَّ کا مابعد مفعول ہو جیسے کرہت انَّکَ قائم) (ت)

تیرے قیام کو مکروہ جانتا ہون -

چوتھا مبتدا پر (جیسے یظنون انہم ملاقوا ربہم) (ت) وہ گمان کرتے ہین کہ اپنے

رب سے بیشک ملینگے

انَّ مکسورہ کبھی نَعَم کے معنی مین آتا ہے لکن اسوقت عامل نہین ہوتا ہے

(جیسے انَّ ہذان لساحران) (ت) ہان بیشک یہ دونون ساحر ہین

بنی تمیم وبنی قیس انَّ مفتوحہ کے ہمزہ کو عین سے بدلکر عنَّ پڑھتے ہین (جیسے

اشہد انَّ محمداً) کے مقام پر عنَّ محمداً پڑھتے ہین -

## کاَنَّ مشدَّدہ

اپنے اسم کی اپنی خبر سے تشبیہ بتلاتا ہے (جیسے کان زید اسدٌ)

(ت) گویا زید شیر ہے یعنی زید جراءت مین شیر کے مشابہ ہے -

اور کبھی خبر مین شک ہی بتلاتا ہے خواہ خبر مشتق ہو یا جامد (جیسے کانک قائم

(ت) شاید تو قائم ہو۔

بعض کا خیال ہے کہ خبر ان جامد ہو تو مفید تشبیہ ہے اگر مشتق ہو تو مفید شک

لیکن حق بات پہلی ہی ہے۔

## لٰکن

لکن اُس وہم کو دفع کرتا ہے جو کلام سابق سے پیدا ہو جیسے ما زید شجاعًا

لکنہ کریم (ت) زید شجیع نہین لکن کریم ہے چونکہ کرم ہی شجیع کا کام ہے

اسلئے نفی شجاعت سے یہ وہم ہوا کہ شاید کریم ہی نہو۔ پس متکلم نے

یون دفع کیا کہ کریم ہے یعنی شجاعت کی نفی سے کرم کی نفی لازم نہین آتی

کیونکہ شجیع کو کرم لازم ہے مگر کریم کو شجاعت لازم نہین ہے۔

## لیت

بتلاتا ہے کہ بعد کی باشتیاق آرزو کیجاتی ہے خواہ ممکن ہو یا ناممکن

(لیت السلطان یکرمنی) (ت) کاش سلطان مجھ پر کرم کرتا (لیت الشباب یعود) (ت) کاش جوانی پھر آتی یا (لیت ایام الصبا رواجع) (ت) کاش بچپن کا زمانہ عود کرتا

لیت کبھی اپنے اسم وخبر دونوں کو نصب دیتا ہے جیسے ابھی اوپر کی مثال میں

## لعلّ

کسی ممکن امر کی توقع کا مفید ہوتا ہے خواہ مخوف ہو یا مرغوب جیسے لعل الساعۃ قریب، لعل الحبیب یجالسنی (ت) کاش قیامت قریب ہے۔ کاش دوست میرے پاس بیٹھتا۔

لعلّ میں پانچ لغت ہیں سکون لام اخیر جیسے لعلْ، تشدید لام ثانی مع حذف لام اول جیسے علّ،

۳ ابدال لام ثانی بنون ساکنہ مع حذف لام اول جیسے عنْ،

تبدیل لام ثانی بنون مشدد جیسے لعنّ،

تشدید عین با لعت و تبدیل لام ثانی بنون مشدد (جیسے لأنّ)۔

ان حروف مشبہ بالفعل کے آخر مین جب لفظ ما لاحق ہو (جیسے انّما۔ کانّما۔

لکنّما۔ لعلّما۔ لیتما۔ تو ان حروف کا اپنے عمل سے باز رہنا ہی جائز ہے پس

اس صورت مین ان کے اسم و خبر کو بنا بر مبتدا و خبر ہونیکے مرفوع پڑہنا بھی

جائز ہے (جیسے کانّما زیدٌ اسدٌ)

## ما و لا

یہ دونون معنی و عمل کے لحاظ سے لیس کے مشابہ ہین جو برعکس حروف مذکورۂ بالا

کے اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہین (جیسے ما زیدٌ قائماً و لا زیدٌ

قائماً) لکن سوا اہل حجاز کے کو فئین خبر کو بہی مرفوع پڑہتے ہین مگر حجازئین کے

لغت پر قرآن ناطق ہے (جیسے ما ہذا بشراً) (ت) یہ بشر نہین ہے۔

اسم اپر اگر خبر اوسکے مقدم ہو تو اوسکا نصب ناممکن ہوگا جیسے کہ اسکی خبر پر

اِلّا داخل ہو یا بعد ما کے اِن مخففہ زائد ہو (جیسے ما قائم زید وما محمدؐ الا رسول و ما اِن زید قائم)

لا اسم نکرہ ہی کا عامل ہوتا ہے لیکن یہ بھی شاذ و نادر (جیسے لاریب فیہ) بخلاف ما کے کہ وہ اسم نکرہ و معرفہ دونوں میں عمل کرتا ہے (جیسے ما رجل کاہل وما زیدٌ بنائم)

## اون حروف کا بیان جو حروف ناصب فعل ہیں

یہ حروف چار ہیں - اَنْ - لَنْ - کَیْ - اِذَنْ - اِن چاروں کا عمل حرف فعل مضارع کا نصب ہے (جیسے ان یفعل ولن یفعل وکی یفعل واذن یفعل - پس انکا معمول فعل مضارع اور عمل انکا محض نصب ہے -

## اَنْ

چونکہ اَن مضارع کو معنی مصدر میں کر دیتا ہے لہٰذا اسے اَن مصدریہ

کہا جاتا ہے (جیسے اَنْ تصبر وا خیر لکم) (ت) تمہارا صبر کرنا تمہارے واسطے اچھا ہے۔

لفظ میں حذف اَن مع رفع مضارع کے بھی درست ہے (جیسے تسمع بالمعیدی خیر من ان تراہ) (ت) سن لینا تیرا معیدی کو اس سے بہتر ہے کہ تو اسے دیکھے (جیسے نام رستم بہ از رستم)۔

نیز سات چیزوں کے بعد اَن کی تقدیر جائز ہے۔

(۱) حتیٰ کے بعد بشرطیکہ حتیٰ بمعنی غایت یعنی انتہا یا سببیت کا مفید ہو (جیسے اسیر حتی تطلع الشمس) ای ان تطلع (ت) سیر کروں گا طلوع شمس تک۔ و (اسلمت حتی ادخل الجنۃ) (ت) اسلام لایا میں دخول جنت کے لیے۔

دوسرا لام کے بعد بشرطیکہ وہ سببیہ ہو (جیسے قام زید لیذھب) ای لان یذھب (ت) اٹھا زید جانے کے لیے۔

تیسرا لام جحد کے بعد جو کان منفی کی خبر ہو خواہ وہ کان لفظاً ہو یا معناً جیسے (ماکان لیعذبہم) ای لان یعذبہم (ت) وہ عذاب نہیں دیگا (لم یکن لیفعل) ای لان یفعل (ت) نہیں فعل کریگا وہ۔

چوتھا لام زائدہ کے بعد جو امر کے بعد آئے (جیسے انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس) ای لان یذہب عنکم الرجس (ت) اللہ ضرور چاہتا ہے کہ تم سے رجس یعنی گندگی دور کر لے۔

پانچواں فاء سببیہ کے بعد جو امر یا نہی کے بعد آئے (جیسے زرنی فاکرمک) ای فان اکرمک (ت) مجھ سے مل تجھپر کرم کرونگا و (لاتشتمنی فاضربک) ای فان اضربک (ت) مجھے گالی مت دے سبب تجھے مارونگا۔

نفی یا استفہام یا تحضیض یا تمنی یا عرض کے بعد واقع ہو (جیسے ماتاتینا

نحمدشا ، رت ، تو نہین آتا کہ ہم سے باتین کرے و داین بیک فاروک ،

رت ، تیرا گھر کہان ہے بتا کہ مین آؤن ود لولا اخرتنی الی اجل قریب

فاصدق ) ( رت ) کاش ! مجھے تو مہلت دیتا تھوڑی مدت تک کہ مین

تصدیق کرلیتا و دلیت لی مالا فانفقہ ) ( رت ) کاش میرے پاس مال

ہوتا کہ مین صرف کرتا ( الا تنزل بنا فتصیب خیراً ) ( رت ) تو کیون ہمارے

یہان نہین اُترتا کہ تیرا بہلا ہوتا ۔

استفہام کے معنی ہین نامعلوم و نا فہمیدہ بات کسی سے پوچھنا ۔

تحضیض ۔ کسی کو کسی امر پر ورغلانا اور آمادہ کرنا ۔

تمنی ۔ باظہار محبت مطالبہ کرنا ۔

غرض ۔ باظہار عجز مطالبہ کرنا ۔ اِن سب کی مثالین اوپر آچکی ہین

چھٹا ۔ واو جمع سے کے بعد ۔ لیکن اس شرط سے کہ وہ بعد اون سات

چیزوں کے واقع ہو کہ جنکے بعد فا کا وقوع شرط ہے یعنی امر و نہی و نفی و استفہام و تحضیض و تمنی و عرض (جیسے لا تاکل السمک وتشرب اللبن) (مت کھا مچھلی دودھ پینے کے ساتھ یعنی دودھ سے مچھلی مت جمع کر) اس مثال میں تشرب جو بعد واو عاطفہ جمع کے واقع منصوب بتقدیر ان ہے -

ساتواں اوس عاطف کے بعد جسکا معطوف علیہ اسم ہو (جیسے اعجبنی ضرب زید وتشتم - اعجبنی ضرب زید فتشتم - اعجبنی ضرب ثم تشتم - اعجبنی ضرب زید او تشتم) ان مثالوں میں تشتم جو گالی دینے کے معنی میں ہے بتقدیر ان منصوب ہے جو اوس عاطف کے بعد ہے جسکا معطوف علیہ (ضرب زید) یعنی اسم ہے -

اور (واو) جو الّا یا الی کے معنوں میں ہو اوسکے بعد بھی ان

مقدر ہوا کرتا ہے (جیسے لالزمنک او تعطینی حقی ) ای الی ان والآن تعطینی حقی (ت) ضرور تیرا پیچھا لئے رہونگا یہاں تک کہ تو میرا حق ہمیشہ دیدیوے یا مگر تو میرا حق دیدیوے ۔

## لن

لن مضارع کی تاکید اور معنی مستقبل کا مفید ہوتا ہے (جیسے لن نضرب )

## کے

کَیْ کے اول اگر لام متصل ہو تو اُن کے معنی کا مفید ہوگا (جیسے لکے لایعلم ) (ت) تاکہ وہ نہ جانے ۔

اگر اوسکے اول لام متصل نہو تو کے معنی تعلیل کا مفید اور جارہ ہوگا اور اسکا مابعد تبقدیر ان منصوب (جیسے اسلمت کے ادخل الجنة ) اور نیز کئے کے آخر الحاق ماکافہ (جو عامل کو عمل سے مانع ہوتا ہے ) ہی

جائز سمجھا گیا ہے (جیسے اسلمت کیما ادخل الجنة)

## اِذَن

فعل مستقبل کو نصب دیتا ہے اور بتلاتا ہے کہ منصوب میرا کسی کا جواب

وجزا ہے جیسے تجھ سے کوئی یون کہے (انا آتیک غداً) (ت) مین

تیرے پاس کل آونگا تو تو یون اوسے جواب دے (اذن اکرمک)

(ت) اوسوقت تیرا اکرام کرونگا پس اذن اکرمک) کا اذن بتلاتا ہے

کہ اکرمک کسی سوال کا جواب ہے۔

اذن کے نصب دینے کی دو شرطین ہین ایک یہ کہ اسکے مابعد کا ماقبل پر

اعتماد نہو اعتماد کی تین صورتین ہین۔

ایک یہہ کہ اسکا مابعد اسکے ماقبل کی خبر ہو (جیسے انا اذن اکرمک) کیونکہ

اکرمک انا مقدم کی خبر ہے۔

اور دوسرے یہ کہ مابعد اسکا شرط مقدم کی جزا ہو (جیسے ان جئتنی اذن اکرمک) کیونکہ اکرمک جزا ہے ان جئتنی شرط مقدم کی (ت) اگر تو میرے پاس آیگا تو مین تجھپر کرم کرونگا۔

تیسرے یہ کہ اسکا مابعد قسم مقدم کا جواب ہو (جیسے واللہ اذن اکرمک) (ت) خدا کی قسم آب مین تجھپر احسان کرونگا اکرمک جواب ہے واللہ کا جو اذن پر مقدم ہے۔ ماقبل پر اعتماد رکھنے کے یہ معنی ہین کہ مابعد اذن کا ماقبل کی خبر یا جزا یا جواب ہو۔

اور دوسری شرط یہ ہے کہ اذن اور فعل کے درمیان کوئی فاصل نہو جیسے تجھسے کوئی یون کہے (آتیک) تو تو یون جواب دے (اذن اطال اللہ عمرک اکرمک) کیونکہ ان سب صورتون مین اذن ضعیف العمل ہونے کی وجہ سے اپنا عمل نہین کرسکتا پس ان صورتون

مضارع مرفوع ہی رہیگا -

## حروف جازم کا بیان

حروف جازم پانچ ہین - اِنْ - لَمْ - لَمَّا - لامِ امر - لامِ نہی جو فعل کو جزم دیتے ہین -

### اِنْ

ان مضارع منفی بلا پر داخل ہو تو نون لام مین مدغم ہو جاتا ہی جس سے اوسکی صورت (اِلَّا) استثنائیہ سے مشتبہ ہو جاتی ہے جسکی وجہ سے ناواقف کو دونون مین تمیز دشوار ہوتی ہے جیسے الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ (ت) اگر تم مدد نہ کروگے اوسکی تو اللہ بیشک اوسکی مدد کریگا - (الا تغفرلی وترحمنی اکن من الخاسرین) (ت) اگر تو میری مغفرت اور مجھپر رحم نہین کریگا تو مین خاسرین سے ہونگا

ان مفید شرط ہوتا ہے یعنی ایک شئی کا دوسری شئی سے تعلق بتلاتا ہے
جیسے ان جئتنی فاکرمک یعنی تجھپر میرا اکرام تیرے آنے سے تعلق رکھتا ہے
اور نیز فعل مضارع کو غالبًا جزم دیتا ہے اور گاہے عمل نہین بھی کرتا
جیسے فاعبد ربک کانک تراہ فان لم تکن ترانہ یراک (ت)
خدا کی اسطرح عبادت کر گویا تو اوسکو دیکھ رہا ہے اگر یہ خیال نکرے
تو تو یہ خیال کر کہ وہ بھی تجھے دیکھ رہا ہے ان لم تکن کا ان عمل نہین کرتا
اِن کے ذیل مین دو جملون کا ہونا ضروری ہے جن مین سے ایک فعل شرط
اور دوسرا جزاء شرط ہو یعنی ایک وجود و عدم دوسرے کے وجود
و عدم کی شرط ہو۔

(ان) وقوع شرط مین شک بتلاتا ہے جیسے ان ذہبت اذہب
(ب) اگر تو جائیگا تو مین بھی جاونگا۔ اگر فعل شرط و جزا دونون فعل
مضارع ہون تو دونون کو جزم ہوگا اگر صرف پہلا فعل مضارع ہو تو بھی

جزاً جزم ہی دیگا اگر صرف ثانی مضارع ہو تو رفع وجزم دونون درست ہونگے (جیسے ان تذہب ذہبت ان ذہبت اذہب) مثال اول مین تذہب کا جزم لازم ہے اور مثال ثانی مین اذہب کا رفع وجزم دونون صحیح ہین اگر جزا شرط ماضی متصرف بغیر قد کے ہو تو جزا کا مدخول فاء ہونا لازم ہے (جیسے ان جئتنی فقد اکرمتک ان اکرمت زیدا فلقد اکرمک ان یسرق فقد سرق اخ لہ من قبل) (ت) اگر اوسنے چوری کی ہے تو اوسکے بھائی نے ہی بیشک پہلے چوری کی ہے (وان کان قمیصہ قد من قبل فصدقت) (ت) اگر اوسکا قمیص سامنے سے پھٹا ہے تو وہ سچی ہے۔

جزاء ان اگر مضارع مثبت سے سین وسوف ہو یا منفی بلا تو جزا پر فا کا لانا اور نہ لانا دونون جائز ہین (جیسے ان تذہب اذہب ان ضربنی فلا اضربک ولا اضربک۔

اور علاوہ ان دونون کے فاء جزائیہ کا لانا لازم ہے جیسے
ان تکرمنی فسوف اکرمک و فساکرمک وان یضرب فلن یضربک
علی ہذا القیاس اگر جزائے شرط امر یا نہی یا استفہام یا تمنی یا عرض
یا جملہ اسمیہ یا قسم ہو تو جزا پر فاء کا لانا لازم ہوگا جیسے ان جاءک فاضربہ
او فلا تضربہ - ان جاءنی فاضربہ ان ادرکت حبیبا فلیت الشباب یعود
(ت) اگر دوست ملے تو شاید جوانی عود کرے - ان شئت خیرا
تنزل بنا فتصیب خیرا (ت) اگر بھلائی چاہتا ہے تو تو ہمارے
پاس آ کر تا کہ تیرا بھلا ہو -
ان شرطیہ کبھی فعل کے ساتھہ سوا نفی کے سات چیزون کے
جواب مین جنکا ذکر اوپر آچکا ہے بغیر فاء جزائیہ کے مقدر ہوا
کرتا ہے جیسے زرنی اکرمک ای ان تزرنی اکرمک -
لا تنذر اکرمک ای ان لا تنذرنی اکرمک دلیت لی مالا انفقہ

ای ان یکان لی مال انفقتہ۔

عرض۔ (الا تنزل بنا تصب خیرا) ای الا ان تنزل بنا تصب خیرا

تخصیص۔ (لولا اخرتنی الے اجل قریب) ای لولا ان اخرتنی۔

قسم (واللہ تذہب اذہب) ای ان تذہب اذہب۔ ان

مثالون کا پہلے ترجمہ آچکا ہے۔

## لم ولما

مضارع کو جزم دیتے ہین اور نیز مضارع کو ماضی منفی کے معنی مین

کر دیتے ہین۔ لکن لما نفی دوامی کا مفید ہوتا ہے اور فعل منفی

کو رجا کا مفید۔

اور گاہے فعل منفی اسکا محذوف ہی ہوتا ہے بخلاف لم کے رجا

کی مثال (قام الامیر ولما یرکب) (ت) اُٹھ کھڑا ہوا امیر حالانکہ

ابھی سوار ہی نہین ہوا لیکن آیندہ اسکے سواری کی امید کیجاتی ہے

حذف کی مثال ندم زید ولما ینفعہ یعنی نادم ہوا زید حالانکہ ندامت سے اوسی کبھی نفع نہوا۔

اور لما سے لم اس امر مین مستثنی ہے کہ اسپر ادوات شرط داخل ہوتے ہین لہذا ان لم تضرب ما اضرب کہینگے اور ان لما تضرب ما اضرب نہین کہینگے اور لم جب لا کے معنون کا مفید ہو تو مضارع کو جزم نہین دیتا ہے جیسے یوم الصلیف لم یوفون بالجار یعنی صلیف کے روز او نہون نے اپنے ہمسایہ سے وفا نہین کی یہ لم لا کے معنون مین ہے لہذا اسنے عمل جزم جو اسقاط نون ہے نہین کیا۔

## لام امر ولا ہی نہی

لام امر مکسور ہی ہوتا ہے لیکن سلیم نحوی اسکے فتح کو بھی جائز رکھتا ہے اس صورت مین لام امر ولام ابتدائیہ مین جزم کے لحاظ سے

فرق ہوگا نہ اپنی ذاتی حرکت سے۔

اور بعد (واو) اور (فاء) اور (ثم) کے ساکن ہی ہوتا ہے
جیسے ثم لیقضوا لیوفوا نذورہم) (فلیضحکوا قلیلا) (ت) پھر وہ
قضا کریں اور وہ نذریں وفا کریں۔ پس وہ کم ہنسیں۔

علاوہ امر حاضر معروف کے اول میں ہی لایا جاتا ہے اور گاہے
مقدر ہو کر فعل کو مجزوم کرتا ہے جیسے لکن یکن للخیر منک نصیب)
(ت) لکن تجھے ہی البتہ خیر سے کوئی حصّہ ہوگا اس مثال میں
یکن فند اصل لیکن ہے۔

## لای نہی

لای نہی اور اس کے فعل کے درمیان گاہے فاصلہ ہی ہوتا ہے
جیسے لا زید یضرب) (ت) نہ مارے زید۔
نحو عمکار ہمان سے کہ متکلم کے صیغوں پر بہ نسبت امر کے (لا نہی)

کم آتا ہے۔

ان حروف کا عمل صرف جزم ہے اور معمول صرف فعل اور انکو حروف جزم کہتے ہین۔

## حروف ناصب اسم سات ہین

واوٗ۔ یاؔ۔ ہمزہ۔ الاؔ۔ ایاؔ۔ ایؔ۔ ہیاؔ۔ ان حروف کا عمل صرف نصب ہے اور معمول اسم۔

## واوٗ

بنا بر قول شیخ عبد القاہر یہ وہ واوٗ ہے جو مع کے معنی کا مفید ہوتا ہے جسکے منصوب کو مفعول معہ کہتے ہین جیسے استوی الماء والخشبۃ (ت) پانی لکڑی کے برابر ہے۔

## الاؔ

الا کا بتلاتا ہے کہ مابعد بیراکسی دوسری شئی کے حکم سے مستثنیٰ ہے

اوس دوسری شئی کو مستثنیٰ منہ کہتے ہین ۔

مستثنیٰ مین عمل الا کی یہ شرط ہے کہ کلام مین ایک ایسا اسم مذکور یا

مقدر ہو جس سے اسم منصوب کا استثنا صحیح ہو مگر یہ لازم نہین

مستثنیٰ منہ الا سے پہلے ہو بلکہ عام ہے اس سے کہ ما قبل ہو یا مابعد

جیسے جاءنی القوم الّا زیدا جاء نی الّا زیدا القوم ۔

## حکم مستثنیٰ کا بیان

مستثنیٰ منہ کے حکم ایجابی سے اگر استثنا ہو تو مستثنیٰ مین استثنا

حکم نفی کا مفید ہوگا اور حکم نفی سے اگر استثنا ہو تو حکم موجب کا مفید

اور مستثنیٰ اگر مستثنیٰ منہ مین استثنا سے پہلے داخل ہو تو اوسے

مستثنیٰ متصل کہتے ہین اگر پہلے سے داخل نہو تو اوسے مستثنیٰ

منقطع (ت) جیسے جاء فی القوم الا زیدا ، زید حکم قوم مین لفظ الّا کے ذکر سے پیشتر داخل ہے (جاء فی القوم الا حمارا) حمار الا کے ذکر سے پہلی داخل نہین ہے۔

وہ کلام کہ جسمین مستثنی منہ مذکور ہو یا نہو خواہ وہ موجب ہو یعنی نفی و استفہام و نہی نہو یا غیر موجب یعنی ان تین چیزون مین سے کسی ایک پر مشتمل ہو تو مستثنی منصوب ہی ہو سکتا ہے (جاء فی القوم الا زیدا) (ت) سب قوم آئی مگر زید نہ آیا (ماجاء فی القوم الا زیداً) (ت) میرے پاس قوم سے کوئی نہین آیا مگر زید آیا (اجاء القوم الّا زیدا) (ت) کیا قوم بجز زید کے آگئی (لا تشتم القوم الا زیدا) (ت) قوم کو گالی مت دے۔ مگر زید کو گالی دے۔

اگر مستثنی منہ محذوف ہو خواہ کلام موجب ہو یا غیر موجب تو مستثنی منہ کے

اعراب سے مستثنیٰ معرب ہوگا یعنی وہ موقع رفع یا نصب یا جر میں ہو تو
مستثنیٰ بھی مرفوع یا منصوب یا مجرور ہوگا اور اس قسم کے مستثنیٰ کو
مستثنیٰ مفرغ کہتے ہیں (جیسے قسم اول کو غیر مفرغ ۔

مستثنیٰ مفرغ کی مثالیں ۔ ماجاءنی الا زید (ت) سوا زید کے
کوئی نہیں آیا ۔ مارایت الا زیداً (ت) زید کے سوا کسی کو میں نے
نہیں دیکھا ۔ ومامررت الا بزید (ت) میں زید کے سوا کسی اور کے
ساتھ نہیں گیا قرأت الا یوم کذا

چونکہ استثناء بالا اثبات سے نفی اور نفی سے اثبات کا مفید ہوتا ہے
لہذا علی عشرۃ سے علی التوالی واحد تک استثنا کرنے سے
پانچ عدد حاصل ہوتے ہیں (جیسے علی عشرۃ الا تسعۃ الا ثمانیۃ الا سبعۃ
الا ستۃ الا خمسۃ الا اربعۃ الا اثنین الا واحداً (ت) میرے ذمہ ، ان میں

مگر نو نہین ہین لکن آٹھہ ہین مگر سات نہین ہین لکن چھہ ہین مگر پانچ نہین ہین

لکن چار ہین مگر دو نہین ہین لکن ایک ہے جسکا حاصل پانچ عدد ہوئے

## حروف ندا کا بیان اور وہ پانچ ہین

حروف ندا وہ ہین جو دوسرے کو بلانے کے لئے موضوع ہین

اور جسکو پکارا جاتا ہے وہ منادی کہلاتا ہے۔

یہہ حروف منادی کو نصب دیتے ہین بشرطیکہ وہ مضاف ہو یا مضاف کے

مشابہ یا نکرہ غیر معینہ۔

مضاف وہ اسم ہے جسکی دوسری کیطرف بتقدیر حرف جر نسبت ہو

خواہ وہ حرف جر فی ہو یا لام یا من

مشبہ بالمضاف وہ اسم ہے جو تکمیل معنے مین غیر کا محتاج ہو

(جیسے طالعًا جبلًا)

اسکو منادی جیسے یا غلام زید و یا طالعًا جبلًا و یا رجلًا - ان مثالوں مین

(یا) حرف ندا اور غلام زید طالعًا جبلًا - اور رجلًا منادی ہین -

ہمزہ قریب کے لئے بولا جاتا ہے اور یا مثل آیا و ہیا بعید

کے لئے مستعمل ہوتا ہے اور ای متوسط اور قریب و بعید

سب کے لئے بولا جاتا ہے ای کے ہمزہ کا بالمد پڑہنا بھی جائز ہے -

آ - بالمد بھی حروف ندا مین شمار کیا گیا ہے جو دور سے پکارنے

کے لئے استعمال کیا جاتا ہے -

شیخ عبد القاہر کے نزدیک یہی حروف اسم مین عمل نصب کرتے ہین

اور سوا شیخ کے اورون کے نزدیک وہ فعل ہی ہے جسکے

قائم مقام حروف ندا لائے جاتے ہین مثلًا یا زید ادعو زیدًا

کے قائم مقام ہے -

اور مستثنیٰ مین ناصب بتوسط الاّ فعل ہے مثلاً جاءنی القوم الازیداً

مین ناصب بتوسط الا فعل جاءنی ہے لکن قول شیخ ظاہر ہے

اور یہہ تکلف ۔

## اسماء جازم فعل ۹ ہین

مَن ۔ مَا ۔ مَہمَا ۔ اَیّ ۔ حیثُمَا ۔ اِذْمَا ۔ مَتیٰ ۔ اَینمَا ۔ انّیٰ ۔ یہہ عوامل لفظی ہین

جو ان شرطیہ کی طرح معنی شرط کے مفید ہوتے ہین جنکے لئے

شرط و جزا کا ہونا لازم ہے ۔

ان اسماء سے مَن و مَا ۔ و اَیّ معنی شرطیت ہی کے مفید

ہوتے ہین ۔

اَیّ ۔ و مَن ۔ ذوی العقول کے لئے اور ما ذوی العقول و غیر

ذوی العقول دونون کے لئے مستعمل ہوتا ہے ۔

حیثما - اینما - انیٰ - ظرف مکان ہین - اور جہا - متیٰ - اذ ما - متیٰ ظرف زمان یعنی وہ تینون بتلاتے ہین کہ ہمارا مدلول کسی فعل کا ظرف مکان ہے اور یہ تینون بتلاتے ہین کہ ظرف زمان ہے مثلاً (من یضربنی اضربہ) (ت) جو مجھے مارےگا مین اوسے مارونگا (ایہم یضربنی اضربہ) (ت) جو اونمین کا مجھے مارےگا مین اوسے مارونگا (ما تفعل افعل) (ت) جو تو کریگا مین بھی کرونگا (حیثما تذہب اذہب) (ت) جہان تو جاویگا مین بھی وہان جاونگا (اینما تجلس اجلس) (ت) جہان پر تو بیٹھیگا مین بھی بیٹھونگا (انیٰ تقعد اقعد) (ت) جہان تو بیٹھیگا مین بیٹھونگا (مہما تسافر اسافر) (ت) جب تو سفر کریگا مین بھی سفر کرونگا (اذ ما تاکل اکل) (ت) جب تو کھاویگا مین بھی کھاونگا (متیٰ تجئ اجی) (ت) جب تو آویگا مین بھی آونگا

اِن اسما کا عمل جزم ہے اور معمول فعل مضارع اور معنی شرطیہ مع ظرف

کے یا مع استفہام کے مفید ہوتے ہین (جیسے من وما و انّی۔

اون اسمائے نکرہ کا بیان جو دوسرے اسم کو بنا بر تمیز نصب دیتے ہین

ناصب اسم نکرہ چار اسم ہین اور وہ نکرہ منصوب ان چار کی

تمیز ہوتا ہے۔

تمیز وہ اسم ہے۔ جو دوسرے اسم کے ابہام کو رفع کرے

(جیسے اشتریت رطلا زیتا) (ت) ایک رطل زیتون مین نے

خرید کیا۔ (بعت کیلا بُرّاً) (ت) ایک پیمانہ گیہون مین نے

فروخت کیا ان مثالون مین زیتاً و بُرّاً دونون رطل و کیل کے

ابہام جنسی کو رفع کرتے ہین پس ان چار اسم ناصب کو مبہم ممیز

بالفتح کہین گے اور اسم منکر منصوب کو اونکی تمیز۔

منجملہ ان چار کے پہلا اسم عدد ہے یعنی احد عشر سے تسع و تسعین تک جیسے

احد عشر رجلاً - اثنا عشر رجلاً - ثلاثۃ عشر رجلاً - اربعۃ عشر رجلاً - خمسۃ عشر

رجلاً - ستۃ عشر رجلاً - سبعۃ عشر رجلاً ثمانیہ عشر رجلاً تسعۃ عشر رجلاً عشرون

رجلاً احد و عشرون رجلاً اثنان و عشرون رجلاً ثلاثۃ و عشرون رجلاً علی ہذا القیاس ثلاثون اربعون خمسون

ستون - سبعون ثمانون - تسعون تک - پس جب ان کے ساتھ

احد سے لیکر تسع تک کو مذکر و اور علت ترکیب دیجائے تو یہ سب

اپنے مابعد کے اسم نکرہ کو بنا بر تمیز نصب دینگے لیکن احاد کی عشر کے ساتھ

ترکیب بتقدیر واو ہوگی اور عشرون سے تسعون تک کی ترکیب جاری کی ساتھ

مذکر واو اور عشرون سے لیکر تسعون تک کو عقود کہتے ہین -

اور نیز باستثناء اثنا عشر کے احد عشر سے لیکر تسعۃ عشر تک دونون

جزو مرکب کے مبنی بر فتح ہونگے اور اثنا عشر کا پہلا جزو معرب اور دوسرا

مبنی بر فتح - اور مذکر کے لئے اثنا عشر تک دونون جزو بلا ونا ہونگے
اور تسعۃ عشر تک پہلا جزو دیتا اور مونث کے لئے اثنا عشر تک
دونون جزو مونث اور ثلاث عشرۃ سے لیکر تسع عشرۃ تک جزو ثانی
دیتا تانیث مثلاً اثنتا عشرۃ امراۃ ونسوۃ ورجالا کہینگے اور ثلاث
عشرۃ امراۃ ونساء ورجالاً کہینگے علی ہذا القیاس تسع عشرۃ تک -
اور عقود جنکا ذکر اوپر آچکا ہے تذکیر اور تانیث مین دونون مساوی ہین
لیکن ترکیب کی حالت مین جو دوسرا جزو اعداد سے اسکے ساتھ ملایا
جاتیگا اوسکا تذکیر و تانیث مین وہی پہلا حکم رہیگا جسکا اوپر بیان آچکا ہے
مثلاً مذکر کے لئے یون کہینگے احد وعشرون رجلاً - واثنان وعشرون
رجلاً - اور مونث کے لئے یون - احدی وعشرون امراۃ واثنتان
عشرون امراۃ اور نیز مذکر کے لئے یون بولینگے - ثلاثۃ وعشرون غلاماً

اور مونث کے لئے یون ثلاث وعشرون جاریۃ علیٰ ہذا القیاس
تسع وتسعین تک۔

اور دوسرا ان اسمون سے کم استفہامیہ ہے۔ اور تیسرا (کاین)
چوتہا (کذا)

## کم و کذا کی لفظی تحقیق

صحیح یہی ہے کہ کم مفرد لفظ ہے دو لفظون سے مرکب نہین
لیکن بعض کا خیال ہے کہ کاف تشبیہ وما استفہامیہ سے مرکب ہے
یعنی الف کو گرا کر میم کو ساکن کیا گیا ہے۔

اور کذا تو ظاہر ہے کہ کاف تشبیہ وذا اسم اشارہ سے مرکب ہے

## معنوی تحقیق

کم وکذا غالباً عدد سے کنایہ ہوتے ہین یعنی کسی شئی کی تعداد بتلاتے ہین

(جیسے کم عبداً عندک وکذا ورہماً عندی (ت) کتنے غلام ہیں

تیرے پاس میرے پاس اتنے درہم ہیں۔

اور کذا کبھی غیر عدد سے بھی کنایہ کیا جاتا ہے (جیسے اتذکر یوم القیامۃ

وفعلت کذا وکذا) (ت) کیا یاد رکھتا ہے تو روز قیامت کو حالانکہ

تو نے ایسے ایسے فعل کئے ہیں۔

کم کبھی استفہام کا مفید ہوتا ہے اور کبھی خبر کا استفہام کی

مثال (سَلْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ کَمْ اٰتَیْنَاہُمْ مِنْ اٰیَۃٍ بَیِّنَۃٍ وکم من قریۃ اہلکناہا)

(ت) بنی اسرائیل سے پوچھ کہ کسقدر آیات بینات تمہیں ہم نے

دی ہیں اور کس قدر قریے ہم نے ہلاک کئے ہیں۔

کم خبریہ کی مثال جیسے (کم دار اً بنیت (ت) اسقدر مکان میں نے

بنائے ہیں۔

# اعراب تمیز کا بیان

کم خبریہ اور اوسکی تمیز کے درمیان کوئی فاصل نہو تو تمیز کو جر ہی دیتا ہے لہذا مثال مذکور مین کم دار بنیت پڑہنا ہی درست ہے لیکن فاصل ہو تو نصب لازم ہے جیسے (کم فی الدار رجلاً) (ت) گھر مین اسقدر مرد ہین۔

کم خبریہ کی تمیز واحد اور جمع دونون طرح کی ہوتی ہے جیسے (کم عبدا و عبید املکت) (ت) بہت سے غلام یا غلامون کا مالک ہوا ہون مین

کم استفہامیہ کی تمیز ہمیشہ مفرد اور منصوب ہی ہوا کرتی ہے لیکن کم استفہامیہ پر کوئی حرف جر داخل ہو تو تمیز کا جر ہی درست سمجھا گیا ہے جیسے (بکم درہم اشتریت) (ت) کسقدر درہم کو تو نے خریدا —

اور کبھی دونوں کم کی تمیز پر من ہی داخل کر لیا جاتا ہے جیسے (کم

من درہم عندی) و (کم من عبید عندک) لکن بصریین کے نزدیک

کذا کی تمیز مجرور نہیں ہوتی مگر کوفی کذا ثوب کو بالجر بھی جائز رکھتے ہین

## کاین کی لفظی تحقیق

کاین کاف تشبیہ اور ای منون سے مرکب ہے کیونکہ ای کا نون تنوین ترکیب کی حالت مین نون اصلی ہو جاتا ہے لہذا وقف نون ہی پر

کیا جاتا ہے اور قران مین بھی اسیطرح وارد ہے۔

اور اسمین چار لغت اور بھی ہین کاءٍ بروزن قاضٍ کیئی بروزن بیع

کاءٍ عمٍ کی طرح کائِ ظبی کے وزن پر۔

## معنی کاین کا بیان

کاین کم جزیہ کے معنی کا مفید ہوتا ہے اور کبھی کم استفہامیہ کے

معنون کا جیسے (جنجھے کوئی یون کہے کہ کاین تقرء سورۃ الاحزاب)

(ت) سورۃ احزاب کسقدر پڑہیگا تو۔ تو یون جواب دے کہ ثلاثا

وسبعین آیۃ (ت) تہتر آیۃ۔

لیکن اکثر اسکی تمیز پر من جارہ آتا ہے جیسے دکاین من آیۃ فی السموات

والارض (ت) آسمان اور زمین مین کسقدر نشانیان ہین۔

اور کبہی من نہین ہی آتا ہے۔ جیسے یہ مصرع لنا فضلا

علیکم ومنۃ۔

کسقدر ہمارا تم پر احسان ہے

## اسماء افعال کا بیان

اسماء افعال وہ ہین۔ جو معنی ماضی یا معنی امر کے مفید ہون اونکی

تعداد ہے ۷ اونمین سے اسم کو نصب دیتے ہین اور ۳ رفع

ناصب یہ ہین ڈونک - بلہ - علیک - حیہل - ہا - اور رافع یہ ہین

ہیہات - شتان - سرعان -

دونک دہار - دونون معنی خذ کے مفید ہوتے ہین

## ہا کی لفظی تحقیق

ہا ہمزہ کے ساتھہ بالمد وقصر دو طرح سے پڑہا جاتا ہے جیسے ہاو ہاء

اور دونون کے ساتھہ کاف خطاب بہی لاحق کیا جاتا ہے مذکر کے لیئے

مفتوح اور مونث کے لئے مکسور جیسے ہاکِ - ہاکُما - ہاکم - ہاکُنّ

اور گاہے بلاکاف ہمزہ ہی پر تصریف جاری کردیتے ہین جیسے

ہاءَ - ہاؤ ما - ہاؤم - ہاؤنّ - چنانچہ قران مین بہی اسیطرح

وارد ہے - ہاؤم اقرؤا کتابیہ (یعنی) لو اپنا عمل نامہ پڑہو -

بلہ معنی دع کا مفید ہے اور علیک معنی الزم کا اور حیہل بفتح لام

# جہیل کی لغوی تحقیق

یہ ۶ طرح پر پڑھا گیا ہے اول بفتح حاء حطی و یاء تحتانی مشددہ وہاء ہوز

جیسے جَہَیَّل -

دوم بیاء مخففہ اور چاروں حروف کا فتح (جیسے جَہَیَل)

سوم بیاء شددہ اور تینوں حروف کا فتح مع تنوین لام (جیسے جَہَیَّلٌ)

چہارم بسکون ہاء ہوز (جیسے جہیل -)

پنجم بالحاق الف بعد از لام (جیسے جَہَیَّلا)

ششم بسکون یاء تحتانی لام (جیسے جَہْیَل)

یہ چھوں لغت متعدی بنفسہ ہوتے ہیں اور گاہے بحرف جر

مثل باء علے و الی جیسے (جہیل الصلوٰۃ) (دیتہ)

آؤ نماز کو

## رُوَیْدَ

امہال کے معنی کا مفید ہوتا ہے جیسے رُوَیْدَ زیدًا اے اجھل زیدًا

زید کو چھوڑ دے

## هَیْهَاتَ

بعد کے معنی میں آتا ہے جیسے هیهات زید (ت) دور گیا زید

## هیهات کی لغوی تحقیق

فتح وکسرہ وضمہ واسکان وحذف (تا) وقلب تا بنون بھی جائز

رکھا گیا ہے اور قلب ہاء اولی ہمزہ بھی اور نیز اس تقدیر پر قلب

تا بکاف یا نون یا حذف مثلاً هیهاتُ - هَیهَاکَ - هَیهَا - هیهان - ایهاتَ -

ایہاک - ایہان - ایہا -

## شَتَّانَ

شتان افترق کا ہم معنی ہے ابتداء و اسم پر آتا ہے جیسے شتان

زید و عمرو زت ، زید عمرو ایک دوسرے سے جدا ہوئے ہیں۔

## سرعان

سرع کا ہم معنے ہے جیسے سرعان زید جلد گیا زید۔

ان نو کے علاوہ بھی اسماء افعال دریافت ہوئے ہیں جن میں کہ

ایک ہلم ہے جو آت یا ایت کا ہم معنے ہے جیسے ہلم جرا (رت) کھینچا چلا آ۔

دوسرا صہ بلا تنوین یا بالتنوین ہے جو اسکت کا ہم معنی ہے جیسے

صہ انت (رت) چپ رہ۔

تیسرا آمین جو استجب کے معنوں میں آتا ہے مثلاً آمین انت (رت) قبول کر لے تو

## افعال ناقصہ

یہ تیرا (۱۳) فعل ہیں جو دو مختلف عمل کرتے ہیں یعنی رفع و نصب جنکے

معمول بھی دو ہیں ایک مرفوع دوسرا منصوب مرفوع کو ان افعال کا اسم کہتے ہیں اور منصوب کو ان کی خبر۔

چونکہ یہ افعال تنہا اپنے مرفوع کے ساتھ مل کر پورا کلام نہیں بنتے لہذا انہیں افعال ناقصہ کہا جاتا ہے اور وہ یہ ہیں کان۔ صار

اصبح۔ ظل۔ بات۔ امسی۔ اضحٰی۔ مادام۔ ماانفک۔ لیس۔ مابرح مازال۔ مافتی۔

کان دو معنوں کا مفید ہوتا ہے ایک وجد کا ہم معنی ہوتا ہے جیسے کان المطر اسے وجد المطر یہ کان اپنے مرفوع سے مل کر پورا کلام ہو جاتا ہے لہذا اسے کان تامہ کہتے ہیں جیسے کان اللّٰہ ولم یکن معہ شئی (ترجمہ) اللہ موجود ہے اور کوئی شئے اس کے ساتھ نہیں ہے۔

دوسرا اثبات ہے کہ ایک شے دوسری شے کو زمانہ ماضی میں بالانقطاع

یا علی الدوام ثابت ہے۔ جیسے کان زید قائما، وکان اللہ علیما حکیما

(ت) اللہ تعالیٰ علیم و حکیم ہے۔

کان تیسرا زائد بھی ہوتا ہے۔ جیسے کیف نکلم من کان فی المهد صبیا

(ت) جھولے میں کے لڑکے سے کیونکر بات کریں۔

بغیر کان کے بھی اس کلام کے یہی معنی ہوں گے۔

فعل تعجب میں بھی کان زائد آتا ہے۔ جیسے ما کان احسن علم من تقدم

(ت) کیا ہی عمدہ علم ہے اگلے لوگوں کا۔

اور کبھی محذوف بھی ہوتا ہے جیسے اما انت منطلقا انطلقت

ای لان کنت (ت) اگر تیرے چلنے کی وجہ سے چلوں گا۔

کبھی اپنے مرفوع کے ساتھ محذوف ہوتا ہے جیسے ان خیرا فخیرا

ای انکا علمہم خیراً فہو خیر (ت) اگر علم انکا بہتر ہے تو اچھا ہے ۔

کبھی کان سے کے مضارع سے نون گرا دیا جاتا ہے (جیسے فلاتک

فی مریة) ای فلاتکن فی مریة (ت) شک میں مت پڑ۔

کبھی صار کا ہم معنی ہوتا ہے یعنی ایک شیئے سے دوسرے شیئے کا انتقال

بتلاتا ہے جیسے (کان زید صحیحاً) ای صار زید صحیحاً (ت) زید نے

مرض سے صحت پائی ۔

## صار کا حال

صار بتلاتا ہے کہ کسی شیٔ نے ایک حقیقت سے انتقال کیا ہے

یا مکان سے یا شخص یا وصف سے جیسے صار الطین حجراً ۔ صار زید

من دار الی دار۔ صار زید من عمرو الی بکر۔ صار زید غنیاً (ت)

کیچڑ پتھر ہوگیا زید ایک مکان سے دوسرے مکان کیطرف گیا زید عمرو سے بکر کیطرف گیا

زید غنی ہوگیا۔

# اَصْبَحَ ۔ اَمْسیٰ ۔ اَضْحیٰ ۔ ظَلَّ ۔ بَاتَ ۔

یہ افعال تبلاتے ہین کہ اسم کو خبر کا ثبوت اوس زمانہ مین ہے جوان افعال کے مصدر کا مدلول ہے جیسے اصبح زید مسافراً ۔ امسی عمرو مقیماً ۔ اضحی بکر راکباً ۔ ظل خالد راکباً ۔ بات فلان قائماً (ت) زید صبح کو گیا شام کو عمرو مقیم ہوا ۔ چاشت کے وقت بکر نے کہا یا خالد رات کو سوار ہوا فلان شخص رات کو سویا ۔ یہ پانچون فعل صار کے ہم معنی بھی ہوا کرتے ہین جیسے اصبح زید من دار الی دار ای صار منہا الیہا ۔ اور کبھی کان کیطرح سب تامہ بھی ہوتے یعنی مرفوع سے ملکر پورا کلام نبجاتے ہین لیکن اسوقت کسی شئے کا داخل ہونا مدلول ماخذ مین تبلاتے ہین جیسے (اصبح زید) (ت) صبح مین زید آیا ہے ۔

لیکن ظل - بات کا تامہ ہونا بہت ہی کم ہے اور صار کا ہم معنے

ہونا اکثر ہے جیسے ظل الصبی بالغا - بات الشاب شیخا ای صار

بالغا و شیخا -

برح - مازال - ما انفک - مافتی بتلاتے ہین کہ خبر کا ثبوت اسم

کو بالدوام ہے جیسے مابرح اللہ عالما (ت) ہمیشہ سے

خدا عالم ہے -

اور مادام یہ بھی بتلاتا ہے کہ میرے اسم کے لئے ثبوت

خبر کا زمانہ کسی شئے آخر کا ظرف ہے جیسے تو دوسرے

یون کہے (اجلس مادام زید جالسا - یا مادام زید جالسا اجلس)

(ت) جبتک زید بیٹھا ہے تو بھی بیٹھ اس صورت مین لازم ہو

کہ مادام کے قبل یا بعد علاوہ اسم و خبر کے کوئی دوسرا کلام بھی مذکور ہو

## لیس

ہمیشہ نفی حال کا مفید ہوتا ہے جیسے (لیس زید شاعراً) (ت) زید شاعر

نہیں اور کبھی کسی قرینہ کی وجہ سے نفی غیر حال مین بھی برتا جاتا ہے

جیسے (زید لیس ذاہب امس وغداً) (ت) زید نہین گیا اور

نہین جائیگا کل

## ملحقات

آل - رجع - استحال - ارتد - تحول - کبھی یہ بھی صار کے ہم معنی

ہوتے ہین اور اضی - حاد - راح - جاد - قعد - عدا -

نیز کبھی صار کے معنوں مین آتے ہین

## افعال مقاربہ کا حال

افعال مقاربہ چار (۴) ہین جنکے افعال ناقصہ کی طرح دو مختلف عمل

ہوتے ہین رفع - نصب - مرفوع کو انکا اسم اور منصوب کو انکی

خبر کہتے ہیں وہ یہ ہیں کاد - کرب - اوشک - عسی -

## کاد

کاد بتلاتا ہے کہ اسم کو خبر کا حصول خیال قائل کے موافق عنقریب ہوگا اور اکثر خبر کاد کی مضارع بلا دخول اِن ہوتی ہے اور گاہی بدخول ان جیسے (کاد زید یجئی) (ت) قریب ہے کہ زید آئے یعنی زید آنے کو ہے (کاد زید ان یقعد) (ت) قریب ہے کہ زید بیٹھ جائے یعنی زید بیٹھنے کو ہے -

## عسی

عسی بتلاتا ہے کہ خبر کا حصول اسم کو قریب تر ہوگا - یعنی بوجہ کسی خوف یا رجا کے عسی کے لانے سے قائل کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ یہ خبر جلدی حاصل

ہونے والی ہے ۔

اسکی خبر اکثر فعل مضارع بدخول ان ہوتی ہے اور کبھی بلا ان (عسیٰ زید اَن یخرج) (ت) قریب ہے کہ زید باہر نکلے یعنی زید باہر نکلنے ہی کو ہے وعسیٰ الساعۃ ان تقوم (ت) قریب تر قیامت برپا ہوگی یعنی قیامت برپا ہونے ہی کو ہے (عسیٰ عمرو ان یکرمنی) (ت) قریب تر زید مجھہ پر کرم کریگا یعنے زید مجھہ پر کرم کرنے ہی کو ہے ۔

## کرب او شک

یہ دونوں بتلاتے ہیں کہ اسم کو خبر کا حصول عنقریب شروع ہوگا جیسے کرب زید یجیٔ (ت) اب زید آتا ہے (او شک زید یجیٔ (ت) اب آتا ہے زید ۔

اکثر کرب کی خبر فعل مضارع بلا ان ہوتی ہے اور اوشک کی خبر کبھی مع اَن اور کبھی بلا ان آتی ہے۔ اخذ وجعل طفق۔ کبھی اوشک کے ہم معنی ہوتے ہین اور خبر کے بلا اِن ہونے مین مثل کاد کے ہین جیسے اَخَذَ وَجَعَلَ وطفق زید یفعل کذا۔ ای اوشک زید یفعل کذا۔

ہلہل۔ اولی۔ اَقبَلَ۔ ہب انشا کبھی افعال مقاربہ کے معنون مین آتے ہین۔

اولی کے تینون کا د کے معنی دیتے ہین جیسے کہ کہے تو ادلہت ادرکہ ) ( ت ) عنقریب پالونگا مین اوسکو علی ہذا القیاس اولی ادرکہ۔ واقبل ادرکہ۔

ہب وانشا زید یفعل کذا ای طفق یفعل کذا ( ت ) زید وہ ایسا کرنے ہی کو ہے۔

# افعال شک و یقین

(تمہید) اثبات یا نفیت کے ادراک مساوی کو شک کہتے ہیں۔ راجح کو ظن اور مرجوح کو وہم اور دو شئے کی باہمی نسبت کے ادراک کو قطع نظر اس سے کہ وہ اثبات یا نفیت ہو تخیل۔ اور ظن کو کبھی شک بھی کہتے ہین یہان پر شک سے ظن مراد ہے۔

یہ سات فعل ہین خلت۔ علمت۔ حسبت۔ زعمت۔ ظننت۔ رایت وجدت۔ اِن افعال کا عمل تو صرف نصب ہے لیکن انکے منصوب دو ہین اور اِن افعال سے تین فعل معنی یقین کے مفید ہوتے ہین یعنی (علمت و رایت و وجدت) جیسے علمت زیداً فاضلاً (ت) زید کو فاضل جانتا ہون (ز) رایت اللہ اکبر من کل شئے (ت) اللہ کو سب سے بڑا جانتا ہون (ز) وجدت اللہ تواباً رحیماً (ت) اللہ کو توبہ پذیر اور

رحیم جانتا ہون

## خلت ۔ظننت ۔حسبت

یہ تینون مفید ظن ہوتے ہین جیسے (خلت زیدا قائماً ظننت عمرو فاضلاً حسبت بکرا نائماً) (ت) زید کو قائم ۔عمرو کو فاضل جانتا ہون اور بکر کو نایم گمان کرتا ہون۔

زعمت کبھی یقین اور کبھی ظن کا مفید ہوتا ہے جیسے (زعمت اللہ غفوراً زعمت الشیطان شکوراً) (ت) اللہ کو غفور جانتا ہون۔ شیطان کو شکرگزار گمان کرتا ہون۔

یہ مذکورہ چھہ فعل مبتدا و خبر پر آتے ہین اور بنا بر مفعولیت دونون کو نصب دیتے ہین جنمے سے فقط ایک کا حذف صرف صحیح نہین مگر شاذ و نادر ہان دونون کا حذف بشرط قرینہ ایک ساتھ جائز ہے جیسے

من یسمع یخل مسموعہ صادقا (ت) جو سنتا ہے سچ گمان کرتا ہے
اگر اپنے دونون مفعولون کے بعد آوین تو اعمال سے اہمال اُنکا
اولی سمجھا گیا ہے جیسے (القوم فی اثرہی ظننت (ت) قوم کو اپنا پیچھا
لئے ہوئے گمان کرتا ہون اگر دونون مفعولون کی درمیان آوین
تو اعمال و اہمال دونون جایز ہین جیسے (زید ظننت فاضلاً) (زید جست
نائم) اور اِن فعلون سے ما و لا و اِن نافیہ یا لام ابتدا یا قسم یا حرف
استفہام متصل ہون تو انکا اہمال واجب مانا گیا ہے جیسے (ما علم زید
فاضل و لا یعلم زید فاضل لیعلم کذا و اللہ یعلم کذا - ایظن کذا - (ت) وہ نہین
جانیگا زید کو فاضل ضرور جانیگا اوسکو ایسا قسم ہے وہ ویسا ہی جانیگا
کیا وہ جانیگا ایسا - علمت کبہی عرفت کے معنون مین آتا ہے جیسے
علمت زیداً - ای عرفت اور ظننت کبہی اتہمت کے معنون مین بہی

آتا ہے جیسے (ظننت زیدا ۔ ای اتہمت) یا میں نے اوس کو
راءیت کبھی معنی البصرت کا مفید ہوتا ہے مثلاً راءیت الہلال البصرتہ وجدت
الضالۃ ای اصبتہا (ت م) پایا میں گم شدہ شے کو اوس صورت میں
یہ چاروں یعنی علمت ۔ ظننت ۔ راءیت ۔ وجدت ایک ہی مفعول کے
مقتضی ہونگے ۔

## افعال مدح و ذم

یہ چو فعل ہیں جو مدح و ذم کا فائدہ دیتے ہیں یعنی نعم ۔ بئس
ساء حبذا ۔ حبذا کا فاعل اسم جنس کا رفع ہے (نعم و حبذا مفید مدح اور ساء
بئس مفید ذم ہوتے ہیں ۔

## نعم و بئس کی لفظی تحقیق

فا کلمہ مفتوح و عین کلمہ مکسور ہے جیسے (نَعِمَ بَئِسَ) فا کلمہ مفتوح عین کلمہ

ساکن جیسے نَعْمَ بُئْسَ ہو بکسر فا دسکون عین نعم وبِئْسَ و بکسر ہر دو نِعِم وبِئِس

عین کا مہ حرف حلق ہو تو فتح فا و کسرہ عین بنی تمیم کے لغت میں مطلقاً جائز ہو

چنانچہ سیبویہ کا بیان ہے کہ لغت بنی تمیم پر کل عرب کا اتفاق ہے ۔

## ان افعال کے ترکیبی حالت کا بیان

انکا فاعل مبہم جنس معروف باللام ہوتا ہے ۔ معروف باللام مذکور یا مظہر

مضاف یا ضمیر مبہم جسکی تمیز نکرہ منصوبہ ہو خواہ مضاف ہو باضافت

لفظی یا غیر مضاف یا ما منکر موصول ہو جیسے (نعم الرجل زید) (ت)

وہ اچھا آدمی ہے یعنی زید (نعم صاحب الرجل زید) (ت) اوس آدمی کا

مصاحب اچھا ہے یعنی زید (نعم ضارب رجل) (ت) وہ اچھا مارنیوالا

مرد ہے (نعم رجلا زید) (ت) وہ اچھا مرد ہے یعنی زید (فنعما ہی)

(ت) پس وہ اچھی چیز ہے یعنی علم

اور جو اسم کہ فاعل کے بعد آتا ہے جیسے مذکورہ مثالون مین زید وغیرہ آوے
مخصوص بالمدح یا ذم کہتے ہین اور یہ فعل مدح و ذم فاعل سے ملکر اوس
مخصوص کی خبر اور وہ مخصوص مبتدا ہوتا ہے اور مبتدا خبر سے ملکر جملہ
اسمیہ ہوتا ہے جسے جملہ کبری کہتے ہین اور فعل مذکور فاعل سے ملکر جملہ
صغری ــ

یا مخصوص مذکور مبتدا محذوف کی خبر ہوگا جسکی یون تقدیر کیجاتی ہے
(نعم الرجل ہو زید) پس اس تقدیر پر دو جملہ علیحدہ ہونگے ایک فعلیہ جو فعل
فاعل سے ملکر بنتا ہے اور دوسرا اسمیہ جو مبتداء محذوف و خبر مذکور سے
بنتا ہے ــ

اور کبھی مخصوص بالمدح و ذم نعم و بئس و ساء سے مقدم بھی ہوا کرتا ہے
پس اسصورت مین وہ مخصوص مبتداء ہوگا جسکی خبر فعل یا فاعل جملہ فعلیہ ہوگا

جیسے (زید نعم الرجل) (ت) زید اچھا آدمی ہے۔

اور کبھی کسی قرینہ کے موجود ہونے کی وجہ سے مخصوص بالمدح والذم کو

حذف بھی کردیا کرتے ہیں جیسے (نعم العبد) ای ایوب (ت) اچھا بندہ

ہے ایوب۔

ساء و بئس کا ایک ہی حکم ہے جیسے حبذا و نعم کا جسکا اوپر بیان آ چکا ہے

اور اس کی مثالیں بھی وہی ہیں لیکن حبذا زید میں (ذا) فاعل ہے

اور زید مخصوص حبذا کا مخصوص اس پر مقدم نہیں ہوتا لیکن بروقت قرینہ کے

محذوف کیا جا سکتا ہے جیسے (حبذا الرجل) ای زید۔

یہاں تک عامل لفظی سماعی کی بحث تھی اب ان عوامل سے بحث

کیجاتی ہے کہ جنکا عمل قیاسی ہے یعنی باقاعدہ ہے صرف سماعت پر

موقوف نہیں

# عوامل قیاسی کا بیان

وہ عوامل کہ جنکا عمل کسی قاعدہ پر مبنی ہو سات ہین۔ اسم فاعل۔ مصدر۔ اسم مفعول۔ مضاف۔ فعل۔ صفتہ مشبہ۔ اور اسم تام جو ناصب تمیز ہے۔

## فعل

فعل خواہ لازم یا متعدی معروف ہو یا مجہول ماضی ہو مضارع امر ہو یا نہی باستثنائے مجہول فاعل کو رفع دیتا ہے جیسے ضرب زیدٌ ذہب عمروٌ۔ یضرب بکرٌ۔ یذہب خالدٌ۔ اضرب۔ لا تضرب۔

یہان پر فاعل سے مراد عام ہے اسم ظاہر ہو یا ضمیر بارز یا مستتر جیسے زید ضرب و الزیدان ضربا و الزیدان یضربان و الزیدون یضربون ان سب مثالون مین فاعل ضمیر مستتر ہے لیکن بقول بعض سوا ضرب اور و نکلین

گی
بارز ہے علی ہذا القیاس مونث غائب کے صیغون مین ضمیر مستتر فاعل ہو
اوراسیطرح پر مخاطب و متکلم وامر حاضر کے صیغون مین لیکن بعض نحوئین
کی رائے ہے کہ مخاطب و متکلم کے صیغون مین ضمیر بارز متصل فاعل ہے
جسکی تفصیل انشا اللہ تعالی بحث معمول مین ہوگی۔

فاعل وہ ہے کہ جسکی طرف فعل کی نسبت بحیثیت قیام کیجائے بشرطیکہ
فعل اوس سے مقدم ہو جیسے ضرب زیدٌ و ذہب عمرٌو اس مثالمین
زید وعمرو کیطرف نسبت ضرب بحیثیت قیام کی گئی ہے اور قیام
فعل سے عام مراد ہے خواہ اوس سے صادر ہو یا بلا صدور قائم
ہو جیسے مات و مرض زید۔

## مفاعیل

مفعول بہ۔ وہ ہے جسکی طرف فعل کی نسبت باعتبار

وقوع کے ہو جیسے (ضرب زید عمروًا (ت) زید نے عمرو کو مارا زید کیطرف نسبت ضرب صدور کی جہت سے اور عمرو کیطرف وقوع کے لحاظ سے ہے کیونکہ ضرب زید عمروًا تبلاتا ہے کہ زید سے ضرب صادر ہوکر عمرو پر واقع ہوا ہے۔

مفعول مطلق وہ مصدر ہے جو فعل مذکور کے معنی کی تاکید یا تنویع یا تعداد تبلائے جیسے ضربت - ضربًا - ضربۃً - ضربتین - جلست جلسۃ الامیر ضربًا - ظاہر کرتا ہے کہ ضرب ضرور ہی صادر ہوئی ہے - ضربۃً وضربتین تبلاتے ہیں کہ ضرب ایک دفعہ اور دو دفعہ صادر ہوئی ہو اور جلسۃ الامیر تبلاتا ہے کہ جلسۂ مذکور امیر کے جلسہ کا سا ہے۔

مفعول لہٗ وہ ہے جو یہ ظاہر کرے کہ فعل کا وجود میری سبب سے ہوا ہے خواہ وہ غائب فعل ہو یا سبب مقدم جیسے (قعدت عن الحرب جبنا

ضربت تادیباً (ضربت تادیباً) بوجہ جبانت (نامردی) مین نے جنگ نہین کی

بیٹے ادب سکہانے کی غرض سے مارا۔ جبناً وتادیباً تبلا رہے ہین

کہ قعود وضرب کا وجود ہماری وجہ سے ہوا ہے۔ مفعول فیہ وہ ہے

کہ جو یہ ظاہر کرے کہ میرا مدلول وجود فعل کا ظرف مکان

یا ظرف زمان ہے جیسے دصمت یوم الجمعۃ وصلیت المصلا) یوم

جمعہ ظاہر کرتا ہے کہ روز جمعہ صوم کا ظرف زمان ہے اور مصلا

تبلاتا ہے کہ عیدگاہ صلوۃ کا ظرف مکان ہے۔

مفعول معہ وہ ہے۔ جو بواسطہ واؤ جو بمعنی مع ہے اپنی شرکت

فاعل یا مفعول سے ظاہر کرے جیسے استوی الماء والخشبۃ) والخشبۃ

تبلاتا ہے کہ لکڑی پانی کے ساتہہ استوا مین شریک ہے۔

یہ بیان تبلاتا ہے کہ فعل مطلقاً دو عمل کرتا ہے فاعل کا رفع اور سواء

مفعول بہ کے اور مفعولوں کو بھی نصب دیتا ہے مگر فعل مجہول بعوض

فاعل کے مفعول بہ کو بھی رفع دیتا ہے جیسے ضرب زیدٌ کہ زید دراصل

مضروب اور مفعول بہ ہے جسکو ضرب نے ضارب اور فاعل کے

جگہ مرفوع کردیا ہے حال وہ ہے جو فاعل یا مفعول کی کیفیت فاعل و مفعول

ہونیکی حیثیت سے بتلائے جیسے جاء زید راکبًا وضربت عمرًا قاعدًا - راکبًا

زید کی مجی کی حیثیت سے کیفیت بتلاتا ہے اور قاعدًا عمرو کے مضروب

ہونے کی حیثیت سے

## تمیز

تمیز سے یہان مراد وہ ہے جو نسبت فعل سے ابہام کو رفع

کرے جیسے طاب زیدٌ ابنًا - ابنًا بتلاتا ہے کہ زید کی طرف طاب

کی نسبت ابنیت کے لحاظ سے ہے -

## مصدر

بشرطیکہ اپنے معمول سے متاخر اور موصوف اور مصغر اور معرف باللام
نہو تو فعل متعدی کا مصدر اوسکی طرح رفع و نصب کا عمل کرتا ہے اور مصدر
لازم ہی مثل فعل سواء مفعول بہ کے فاعل کو رفع اور باقی کو نصب دیتا ہی
جیسے اعجبنی ضربُ زیدٍ عمراً۔ زید ضربُ کا فاعل مرفوع اور عمرو مفعول بہ
منصوب ہے۔ اعجبنی ذہابُ عمروٍ علیٰ ہذا القیاس۔
چونکہ مصدر کا عمل شروط مذکورہ مشروط سمجھا گیا ہے۔ لہذا با نتفاء شروط
مذکورہ یوں کہنا صحیح نہوگا اعجبنی ضرب شدید زید عمروا اعجبنی ضریب زیدٍ عمراً
اعجبنی الضرب زید عمراً کیونکہ درصورت اول مصدر موصوف بوصف شدت ہے
و درصورت ثانی مصغر و درصورت ثالث معرف باللام ہے۔ اور یوں
بھی درست نہوگا اعجبنی زید ضربُ عمراً و اعجبنی زید عمراً ضربُ۔ کیونکہ معمول

ان صورتوں میں مصدر پر مقدم ہے۔

نیز باستثناءِ فعل مصدر کے فاعل کا حذف اور فاعل یا مفعول کی طرف

اس کی اضافت بھی جائز ہے جیسے ضربُ زید وقتلُ عمرٍو واطعام یتیمٍ

وغیرہ

## اسم فاعل

اسم فاعل بھی اپنے فعل کا سا عمل کرتا ہے متعدی سے ماخوذ ہو تو متعدی کا

اور لازمی سے ماخوذ ہو تو لازمی کا جیسے زیدٌ ضاربٌ ابوہ عمرًا۔ گو اسم فاعل مبالغہ ہی کیلئے

کیوں نہو جیسے زید ضرابٌ ابوہ عمرًا یا معمول سے متاخر ہی کیوں نہو

جیسے جاءنی زید فرسہ راکبًا (ت) زید اپنے گھوڑے پر سوار آیا۔

لیکن عمل اسم فاعل کا دو شرط سے مشروط ہے ایک یہ کہ مصغر نہو اور

دوسرے یہ کہ چھ چیزوں سے کسی ایک پر اعتماد رکھتا ہو وہ چھ چیزیں

یہ ہین موصوف موصول - ذی الحال - حرف استفہام - نفی - مبتدا
ان چھہ چیزون سے کسی ایک پر اعتماد کرنے کے یہ معنی ہین اسم فاعل
یا کسی کی صفت ہو جیسے جاءرجل ضاربٌ ابوہ عمرواً اس مثال مین

ضاربٌ ابوہ عمراً رجل کا وصف ہے -

یا صلہ موصول ہو جیسے جاءنی الضارب ابوہ عمرواً - الضارب کا لام الذی
کے معنون مین ہے جسکا صلہ ضاربٌ ہے یعنی ضرب یا فاعل
یا مفعول سے حال ہو جیسے (جاءنی زید راکباً فرسہ) (ت) آیا زید
اپنے گہوڑے پر سوار - راکباً فرسہ زید کا (جو جاء کا فاعل ہے)

حال اور زید اوسکا ذوالحال ہے -

یا خبر مبتدا ہو جیسے زید ضارب عمراً - ضاربٌ عمراً زید کی خبر ہے
یا حرف نفی کا منفی ہو جیسے ما ضارب بکر خالداً (ت) بکر خالد کو

نہیں مارے گا۔

جمہور نحاۃ نے علاوہ شروط مذکورہ کے ایک اور شرط بھی بتلائی ہے
وہ یہ کہ اسم فاعل بمعنی حال یا استقبال ہو جیسے زید ضارب غلامہ
عمراً الآن او غداً۔

لیکن یہ شرط درست نہیں ہے کیونکہ اسم فاعل بمعنی ماضی بھی عمل
کرتا ہے جیسے زید معط عمرو امس (ت) کل کے روز زید نے عمرو کو
کچھ عطا کیا۔

لازمی اسم فاعل کبھی فاعل کی طرف مضاف بھی ہوتا ہے جیسے (زید قائم الاب)
(ت) زید کا باپ قائم ہے اور متعدی سوا مفعول کے کسی اور کی طرف
مضاف نہیں ہوتا جیسے (والمقیمی الصلوۃ) (ت) اور وہ لوگ

## اسم مفعول

اپنے فعل مجہول کا عمل کرتا ہے یعنی نائب فاعل کو رفع اور باقی کو نصب
اسکی شرطیں وہی ہین جو اسم فاعل مین بیان ہو چکے۔

## صفت مشبہ

جس فعل سے ماخوذ ہوتی ہی اوسی فعل کا عمل کرتی ہی اوس ضمیر مین جسکا مرجع
اس صفت کا موصوف ہو جیسے زید حسنُ الوجہِ و زیدٌ حسنٌ وجہاً
یا اوس اسم ظاہر مین عمل کرتی ہے کہ جسکو اسکے موصوف سے تعلق ہو
جیسے زیدٌ حسنٌ وجہہٗ پہلی صورت مین حسن کا معمول حسن کی ضمیر مستتر ہے
جو زید کی طرف راجع ہے اور صورت ثانی مین وجہ معمول ہے جسکو
زید سے تعلق ہے صفت مشبہ کا عمل بھی اونہین شروط سے مشروط ہے
جن پر اسم فاعل کا عمل موقوف ہے۔

## مضاف

مضاف بہی اپنے مابعد مین عمل جر کرتا ہے خواہ باضافت لفظی مضاف
ہو یا باضافت معنوی جنکی تفصیر آیندہ آئیگی ۔

بر وقت اضافت مضاف سے تنوین اور نون تثنیہ و نون جمع وجوبا
دور کیے جاتے ہین جیسے غلام زید غلاما زید غلاموا زید ضارب زید ضاربا
زید ضاربو زید ۔

اضافت لفظی یہ ہے کہ مصدر یا صیغہ صفت اپنے معمول کی طرف
مضاف ہو جیسے ضرب بکر و ضارب عمرو ۔

اضافت معنوی یہ ہے کہ مضاف مصدر یا صفت نہو یا معمول کیطرف
مضاف نہو جسکی تین قسمین ہین اضافت بتقدیر من یا فی یا لام ۔

اسکی تفصیل یہ ہے کہ اگر مضاف الیہ مضاف کا اصل اور اوسکی نسبت
اخص من وجہ ہو جیسے خاتم فضۃ ای من فضۃ تو اضافت بتقدیر من ہوگی

اس مثال مین فضہ اور خاتم مین عموم خصوص من وجہ کی نسبت ہے

کیونکہ فضہ و خاتم معاً بھی موجود ہوتے ہین اور ایک دوسرے سے

علیحدہ بھی اور اسی کو نسبت عموم وخصوص من وجہ کہتے ہین اور نیز فضہ مادہ

خاتم بھی ہے۔

اور اگر مضاف الیہ مضاف کا ظرف ہو تو اضافت تقدیر فی ہو گی جیسے

ضرب الیوم و صائم الجمعۃ کیونکہ یوم وجمعہ ضرب وصوم کے ظرف

زمان ہین۔

اور جالس المسجد مین مسجد جلوس کا ظرف مکان ہے اور مضاف الیہ

مضاف کا اگر ظرف نہوا ور نہ اوس کی نسبت اخص من وجہ ہو تو اضافت

تقدیر لام ہو گی جیسے غلام زید و علم الفقہ ای لزید و للفقہ۔

لیکن حق یہی ہے کہ مضاف الیہ مضاف کا ظرف ہو تو اوسوقت بھی

اضافت بتقدیر لام ہی ہوگی جیسے ضرب الیوم یعنی وہ ضرب جسکو آج کے روز سے خصوصیت ہے اور نیز اضافت معنوی میں مضاف کا تعریف سے خالی ہونا شرط ہے بخلاف مذہب کوفیین کے کیونکہ کوفی اسماء عدد کی تعریف کے ساتھ ہی اضافت جائز رکھتے ہیں جیسے الثلاثۃ الاثواب۔

## اسم تام

اسم کی ۴ چیزون سے تکمیل ہوتی ہے اوّل تنوین سے لفظاً ہو یا تقدیراً لفظاً جیسے اسم منصرف مین اور تقدیراً جیسے غیر منصرف مین دونو نکی مثال رطلاً۔ زیتاً۔ مکائیلُ بُراً۔ ومثاقیلُ ذہباً رطلا کی تکمیل بہ تنوین لفظی ہے مکائیل ومثاقیل کی بہ تنوین تقدیری ہے۔

دوم نون تثنیہ سے جیسے منوان سمناً

سوم نون جمع یا شبہ جمع سے جیسے ملئون عسلاً عشرون رجلاً

چہارم اضافت سے جیسے علی التمرۃ مثلہا زبدا

پس جس اسم تام مین بحسب وضع ابہام ہو تو ضرور رہی وہ واسطے

رفع ابہام کے تمیز کا مقتضی ہوگا اور تمیز مین عمل نصب کریگا جیسے

امثال مذکورہ۔

## عامل معنوی کا بیان

اسم یا فعل کی عوامل لفظی سے تجرید کو معنوی عامل کہتے ہین لہذا فعل

مضارع جب عوامل لفظی سے خالی ہو تو مرفوع پڑہا جاتا ہے کیونکہ

عوامل لفظی سے اسکی تجرید وہی اوس مین عامل رافع ہے جیسے

کہ مبتدا مین عوامل لفظی سے تجرید مبتدا کی رافع ہے۔

مضارع مین عوامل لفظی سے تجرید کو عامل معنوی قرار دینا کوفیین کی

رائے ہے۔

بصریین کا خیال ہے کہ مضارع کا اسم کے قائم مقام آنا ہی اوسکا
عامل معنوی رافع ہے کیونکہ زید قائم کی جگہ زید یقوم کہا جاتا ہے
پس قائم کی جگہ یقوم کا آنا ہی یقوم کا رافع ہے لیکن کسائی نحوی کا
قول ہے کہ رافع مضارع عامل لفظی ہے یعنی حروف مضارعت
جنکا مجموعہ کلمۂ اتین ہے۔

## مبتدا و خبر

غالباً مبتدا وہ اسم ہے جو عوامل لفظی سے مجرد اور مسند الیہ ہو اور
خبر وہ ہے جو عامل لفظی سے مجرد اور مبتدا کی طرف مسند ہو جیسے زید
قائم اس مثال مین زید مبتدا اور قائم خبر ہے۔
کوفیین کی یہ رائے ہے کہ مبتدا و خبر کی عوامل لفظی سے تجرید ہی انکا
عامل رافع ہے اور بعض کی رائے ہے کہ مبتدا مین رافع عامل معنوی ہے

اور خبر مین مبتدا عامل ہے یعنی خبر کا عامل لفظی ہے۔

اور ایک قول یہ بہی ہے کہ دونون عامل رافع لفظی ہے یعنی مبتدا خبر مین اور خبر مبتدا مین۔

## تم بحث العوامل اللفظیۃ والمعنویۃ

### حروف عطف

یہ وہ حروف ہین جو مابعد کی ماقبل کے ساتھہ کسی حکم مین شرکت ظاہر کرتے ہین جنکی مشہور تعداد ۱۰ اتک ہے۔ واو۔ فا۔ ثم۔ حتی۔ او اما۔ ام۔ بل۔ لکن۔ لا۔ کلمہ ای۔ جب کسی امر مبہم کی تفسیر ہو تو سکاکی کے نزدیک یہ بہی حروف عطف سے شمار کیا گیا ہے۔

واو اپنے مابعد کی اپنے ماقبل سے بلا لحاظ ترتیب کے شرکت ظاہر کرتا ہے اگرچہ نفس الامر مین ترتیب ہو لہذا معطوف علیہ کبہی درحقیقت معطوف کا مضاف ہی ہوتا ہے جیسے یہ آیۃ

(فانجیناہ و اصحاب السفینۃ ) (ت) اوسکو اور اصحاب سفینہ کو ہمنے

معاً نجات دی اور کبھی مقدم جیسے یہ آیۃ (لقد ارسلنا نوحا و

ابراہیم) (ت) ضرور ہمنے نوح اور ابراہیم کو بھیجا ہے۔ گو دونون

حکم ارسال مین شریک ہین لیکن درحقیقت ارسال نوح ارسال

ابراہیم کی نسبت مقدم ہے مگر اوسسے اس تقدم کا اظہار

مقصود نہین اور کبھی متاخر جیسے یہ آیۃ (کذلک یوحی الیک

والے الذین من قبلک ) (ت) اسیطرح تیری طرف اور

لوگون کی طرف جو تجھ سے پہلے گذرے ہین وحی کیگئی یہانپر

مخاطب کی طرف وحی پہلے لوگون کی وحی سے متاخر ہے

## فا

ترتیب عطف کا فائدہ دیتا ہے خواہ معنوی ترتیب ہو جیسے

قام زید فعمرو یا ذکری ہو یعنی ظاہر کرے کہ مابعد ماقبل کی تفصیل ہے کیونکہ اجمال اکثر تفصیل سے مقدم ہوا کرتا ہے جیسے یہ آیتہ فازلہما الشیطان فاخرجہما۔ (ت) پس ان دونون کے قدم ڈگادئے شیطان نے پھر نکالا انکو جنت سے اخرجہما ازلہما کی تفصیل ہے۔

## ثم - حتی

ثم مع ترتیب کے مہلت بھی بتلاتا ہے اور حتی بھی لیکن حتی ثم کی نسبت مہلت مین کچھ کمی ظاہر کرتا ہے جیسے (جاءنی زید ثم عمرو) (ت) پہلے میرے پاس زید آیا پھر عمرو (قدم الحاج حتی المشاۃ) (ت) حاجی آئے اور تھوڑے دیر کے بعد پیدل بھی۔

## او - اما - ام

یہ تینون بتلاتے ہین کہ دو امر سے ایک لا علی التعین مراد ہے

جیسے کہتے ہیں خذ ہذا - او ہذا - اما ہذا - ام ہذا -

کبھی او اباحت کا مفید ہوتا ہے جیسے جالس الحسن او ابن سیرین -

دت حسن یا ابن سیرین کے پاس بیٹھ یعنی تجھکو مباح ہے کہ جسکے ساتھ

چاہے بیٹھ -

ام کا استعمال لازم کرتا ہے کہ معطوف علیہ کے ساتھ حرف استفہام

متصل ہو جیسے ازید عندک ام عمرو دت کیا زید تیرے پاس ہے

یا عمرو -

تکرار اما معطوف او معطوف علیہ کے ساتھ اپنے اتصال کو لازم

کرتا ہے جیسے (جارنی اما زید واما عمرو) دت میرے پاس یا زید آیا

یا عمرو پہلا اما تو بالاتفاق عاطفہ نہیں ہے اور ثانی بھی بعض کے پاس

یعنی ملازمت واو عاطفہ کی وجہ سے ہے لیکن مفید عطف نہیں

اور بعض کے نزدیک واو ایک اما کا عطف دوسرے اما پر ظاہر

کرتا ہے اور اما عطف مدخول ظاہر کرتا ہے

## بَل - لٰکِن - لَا

یہ تینوں دو چیزوں میں سے ایک کی تعین بتلاتے ہیں جیسے (ماجاء

زید لکن عمرو) (ت) نہین آیا زید لکن عمرو آیا ہے (جاء زید بل عمرو -

ذزید نہین آیا بلکہ عمرو آیا ہے) (جاء زید لا عمرو) (ت) زید آیا نہ عمرو

## حروف استفہام

## ہمزہ - ہَل

یہ دونوں استفہام یعنی استفسار کے لئے آتے ہیں جیسے (انک

لانت یوسف) (ت) کیا تو یوسف ہی ہے (ہل من خالق غیر اللہ)

(ت) کیا کوئی سوا اللہ کے خالق ہے -

# حروف نفی

## اِنْ

اِن نفی کے معنون مین آتا ہے جیسے اِن الحکم الّا للہ (نہین ہے حکم مگر اللہ ہی کا حکم ہے۔

## ما و لا

ما نفی حال کے لئے اور لا نفی استقبال کے لئے آتا ہے جیسے (ما اضرب الآن) (مین) اب نہین مارونگا۔ (ما یضرب غداً) (وہ کل کو نہین ماریگا۔

## کلمات تحضیض و تندیم

## ہلّا - الّا - لولا - لوما

یہ چارون مضارع مین تحضیض کے مفید ہوتے ہین یعنی ورغلانے

اگسانے کے مفید ہوتے ہین جیسے (ہلّا و الّا و لوما و لولاتضرب)

(ت) کیون نہین مارتا تو (ہلّا - الّا - لوما - لولایقول) (ت) کیون نہین کہتا تو

اور ماضی مین تندیم کے مفید ہوتے ہین یعنی دوسرے کو نادم کرنیکے

معنی تبلاتے ہین جیسے (ہلا قلت) (ت) کیون نہ کہا تونے (ہلا اخرتنی

الی رجل قریب) (ت) تھوڑے دیر تک تونے مجھکو کیون مہلت نہ دی

# کلمات ایجاب

## نعَم - اجل - جیر - انّ - اِیْ

یہہ سب کسی بات کی تصدیق کرنیکے لئے آتے ہین -

نعم - جواب سوال مین بولا جاتا ہے جیسے تجھسے کوئی یون کہے

اقام زید تو تو یون جواب دے - نعم - اور باقی خبر کی تصدیق ظاہر

کرتے ہین جیسے کوئی یون کہے قداتاک زید اور تو یون جواب دے

اصل یا جیر یا انّ ان سب کا مطلب زید کی آنیکی تصدیق کا اظہار ہے

بلی

بلی ایجاب کلام منفی سکے لئے آتا ہے لہذا بعد کلام منفی یا منفی مع استفہام کے بعد بولا جاتا ہے جیسے کوئی کہے ماقام زید تو تو یون کہے۔ بلی یا وہ یون کہے الم تقم زید تو تو یون جواب دے۔ بلی جسکے معنی یہ ہین کہ ہان زید آیا ہے۔

## حروف استقبال

سین ۔ سوف ۔ لا

یہ تینون مفید معنی استقبال ہین جیسے سیضرب ۔ سوف یقبل و لا یفعل

## کلمات تنبیہ

کلاّ ۔ ہا ۔ اَلا ۔ اَما

یہ چارون دوسرے کو کسی امر پر تنبہ کرنیکے لئے لائی جاتی ہین

جیسے (کلا لا تطعم) (ت) ہان مت کہانہ کہلا (ہا انا اقول) (ت)
ہان مین کہتا ہون (الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم) (ت) بیشک
خدا کے دوستون پر کوئی خوف نہین ہے۔
اما اکثر قسم کے اول مین لایا جاتا ہے جیسے اما واللہ لاضربنک ۔
(ت) ہان خدا کی قسم مین تجہکو ضرور مارونگا۔

## کلمہ تحقیق وتقلیل وتکثیر

### (قد)

جب ماضی پر لایا جاتا ہے تو زمانہ حال سے زمانہ ماضی کا قرب ظاہر کرتا ہے
جیسے (قد قام زید) (ت) زید ابہی کہڑا ہوا ہے۔
اور مضارع مین گاہے تقلیل وگاہے تکثیر کا مفید ہوتا ہے جیسے
قد تصدق الکذب (ت) کبہی کبہی جہوٹ بہی سچ ہو جاتا ہے (قد نری

تقلب وجهک) (ت) ہم اکثر تیرا مونہہ پھرانا دیکھے ہین۔

اور کبھی ماضی اور مضارع دونون مین تحقیق یا توقع کا افادہ بخشتا ہے

جیسے (قد افلح المؤمنون) (ت) بیشک مومنین چھوٹ گئے ہین (قد

قامت الصلوۃ) (ت) نماز قائم (شروع) ہونے کو ہے (قد یقدم الغائب الیوم)

(ت) آج کے روز وہ غائب آ ہی جائیگا۔

اور بحذف قد فعل کا باقی رکھنا بھی جائز سمجھا گیا ہے جیسے (یا القوم وزید

فعل کذا) (ای قد فعل کذا) (ت) ای قوم تیرا کیا حال ہے حالانکہ زید نے

ایسا کیا ہے۔

## حروف تفسیر

### ای

تفسیر ما قبل کے لئے آتا ہے جیسے جاء رجل ای زید۔ قتل زید

ای ضُرِبَ ضربا شدیدا

# اَنْ - اِنْ - اُنْ - مَا - ولا

یہہ تینوں تخفیف نون کبھی زایدہ بھی آتے ہین جیسے ما ولا زیادت کی

مثال (فلما اَنْ جاء بشیر) (ت) جب آیا خوشخبری دینے والا-

یہ لفظ بنون مخففہ بحرکات ثلاثہ ہمزہ وبسکون نون زاید ہے بغیر اِن کے

بھی وہی معنی مفہوم ہوتے ہین جو اِن کے ساتھہ سمجھتے جاتے ہین جیسے

(ایّاما تدعوا) (ت) کس کو بلاتا ہے (ایّما الاجلین قضیت) (ت) کونسی

مدت تونے مقرر کی - ان دونون مثالونمین ایّما کا ما زاید ہے بغیر اسکے

بھی وہی معنی ہین جو ما کے ساتھہ مفہوم ہوتے ہین (ما منعک ان لا تسجد)

(ت) کس نے تجھے سجدہ کرنے سے منع کیا ہے ان لا تسجد کا لا

زایٔدہ ہے (لا اقسم بیوم القیامۃ) (ت) قسم کہاتا ہون مین روز قیامت کی

ان حروف کو حروف کو زیادہ کہتے ہین۔

## اقسام تنوین

تنوین۔ وہ نون ساکن ہے جو کلمہ کی آخری حرکت کے تابع ہوتا ہی جیسے زیداً زیدٌ زیدٍ اسکی پانچ قسمین ہین تنوین تنکیر۔ تنوین تمکن۔ تنوین عوض تنوین تقابل۔ تنوین ترنم۔ تنوین تنکیر وہ ہے جو معرفہ و نکرہ کے درمیان تفریق کردے اور بتلائے کہ میرے مدخول سے ایک شئی غیر معین مراد ہے جیسے (صہٍ) جسکے معنی اسکت سکوتا ما کے ہین یعنی اسکت سکوتا ما فی وقت ما (ت) کسی طرح ہی سکوت کر۔

تنوین تمکن وہ ہے۔ جو اسم مدخول کے منصرف ہونے پر دلالت کرے جیسے زیدٌ و رجلٌ

تنوین عوض وہ ہے۔ جو مضاف الیہ کے عوض مضاف کے آخر مین

لائے جائے جیسے جعلنا بعضہم فوق بعض ای فوق بعضہم (ت) ہمنے

انمین سے بعض کو بعض پر فوقیت دی ہے -

تنوین تقابل وہ ہے - جو نون جمع مذکر سالم کے مقابل لائی جائے جیسے

مسلماتٍ مسلمات مین الف و تا بمقابل واؤ جمع کے ہے اور تنوین

بمقابل نون مسلمون کے زاید کیگئی ہے -

تنوین ترنم وہ ہے - جو حسن صوت کیلئے آخر کلمہ مین زاید کیجاتی ہی

پہلی چارون قسمین اسم کے ساتھہ خاص ہین اور تنوین ترنم اسم و فعل

دونون مین آتی ہے بلکہ معرفہ مین بھی جیسے اس شعر مین (شعر)

اقلی اللوم عاذل والعتابن ٭ وقولی ان اصبت لقد اصابن (ت)

کم کر ملامت اور عتاب ای ملامت کرنے والے - اور اگر پہونچا مین اپنے

مراد کو تو یون کہدے کہ تو بیشک صواب پہونچا ہی - اس شعر مین العتابن و اصابن کا

نون تنوین ترنم ہے جو معرفہ وفعل کے آخر مین لاحق ہوا ہے ۔

## کلمۂ تردید

## کلا

[illegible] کلام کیلئے آتا ہی جیسے کوئی یون کہے (انّ فلاناً یبغضک) (ت) ضرور فلان شخص تجہہ سی بغض رکھتا ہے تو تو اوسکی جواب مین یون کہے کلا (ت) ہرگز نہین اور گاہی حقاً کے معنو مین آتا ہی جیسے (وما ہی الا ذکری للبشر کلا) (ت) وہ نہین ہے مگر پند ونصیحت بشر کے لئے حق بات یہی ہے

## سین وشین

گاہی کاف خطاب مونث کی آخر مین حالت وقف سین یا شین ہی لاحق کرتی ہین جیسے اکرمتکس یا اکرمتکش

## تمت

بعون اللہ الرسالۃ النافعۃ والصلوٰۃ علے نبیہ والہ وصحبہ وسلم

# صحت نامہ

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۲ | ۲ | ہے | سے | ۱۴ | ۱۰ | یای | یا |
| ۲ | ۵ | کس قاعدہ | کسی قاعدہ پر | ۱۵ | ۲ | تضنع | تصنع |
| ۳ | ۵ | ین | تنوین | ״ | ۸ | اعد | للستہ |
| ۴ | ۴ | لم یضر | لم یضرب | ״ | ۱۱ | تعبیرون | تعبرون |
| ۶ | ۱۱ | سے | ہے | ۱۶ | ۱ | ״ | ״ |
| ۷ | ۱ | باالله | بالله | ״ | ۶ | کیا ہی | کیا |
| ۷ | ۱ | گذر | گذا | ״ | ۸ | ارجیا | اجار |
| ۱۳ | ۸ | کل تجری | کل یجری | ״ | ۱۰ | تفرقتا | تفرقنا |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۲۸ | ۷ | انحلت | ادخلت | ۴۵ | ۹ | خیر | خبر |
| ۳۶ | ۱۰ | اپنے | اپنے | ۴۷ | ۳ | جزو | خبر |
| ۳۸ | ۷ | جہاں | جبان | 〃 | ۶ | کاش | شاید |
| ۴۰ | ۱ | یابرا | مار | 〃 | ۱۰ | سالنہ | ساکنہ |
| ۴۱ | ۴ | تحقیقت | تحقق | ۴۹ | ۸ | حرف | صرف |
| 〃 | 〃 | ترخیت | ترجیت | ۵۱ | ۲ | غذاب | عذاب |
| 〃 | ۵ | مفتوحہ | کہ مفتوحہ | ۵۸ | ۴ | تری | تراہ |
| ۴۲ | ۱۰ | تم | قسم | 〃 | ۱۰ | تذہت | تذہیب |
| ۴۳ | ۱ | الہنم | انہم | 〃 | ۱۱ | نو | تو |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۵۹ | ۵ | فاغنی | + | ۷۹ | ۷ | متہ | ستۃ |
| ״ | ۶ | اح | اخ | ״ | ۱۱ | تعداد ہر | تعداد ۹ ہے |
| ۶۰ | ۲ | تگرمنی | تکرمنی | ۸۱ | ۱ | جاہیل | جیہل |
| ۶۱ | ۱ | یکان | کان | ״ | ۳ | ״ | ״ |
| ۶۳ | ۳ | لیوفوا | ولیوفوا | ״ | ۴ | ״ | ״ |
| ״ | ۵ | اول مین | مضارع کے اول مین | ״ | ۷ | ״ | ״ |
| ۶۴ | ۳ | جر | جزم | ״ | ۸ | جیہل | ״ |
| ۶۵ | ۵ | و | ہو | ۸۵ | ۴ | کیف الکلم | کیف تکلم |
| ۷۱ | ۹ | تسر | تسفر | ״ | ۱۰ | لان | لئن |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۸۴ | ۱۲ | اگر | یعنی | ۱۱۸ | ۱۱ | نہین ہی | محض |
| ۸۸ | ۹ | ان | جان | ۱۲۱ | ۱ | اگسانے | اکسانے |
| ″ | ۱۰ | جالس | جالس | ″ | ۵ | رجل | اجل |
| ۹۰ | ۸ | یدخل | یدخول | ۱۲۲ | ۱ | اصل باجیر | اجل یاجیر |
| ۹۷ | ۵ | معروف | معرف | ″ | ۲ | الم تقیم | الم یقیم |
| ۱۰۶ | ۹ | پاپ | باپ | ۱۲۴ | ۹ | تفیر | تفسیر |
| ″ | ۵ | | جو قائم کرتے ہین نماز کو | ۱۲۶ | ۱ | حروف کو زیادت | حروف زیادت |
| ۱۱۷ | ۳ | ڈگا دے | ڈگمگا دے | ۱۲۷ | ۲ | اس | اسم |
| ۱۱۸ | ۱۰ | بالانفاق | بالاتفاق | | | | |